بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 74

شمارہ 42

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

23 ربیع الثانی 1447 ہجری قمری 16 اخاء 1404 ہجری شمسی 16 اکتوبر 2025ء

ارشاد باری تعالیٰ

مِنۡ قَبۡلُ ھُدًی لِّلنَّاسِ
وَاَنۡزَلَ الۡفُرۡقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا
بِاٰیٰتِ اللّٰہِ لَھُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ؕ
وَاللّٰہُ عَزِیۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ○

﴿سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ:5﴾

ترجمہ: اس سے پہلے، لوگوں کے لئے ہدایت کے طور پر اور اُسی نے فرقان نازل کیا۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا ان کے لئے سخت عذاب (مقدر) ہے۔ اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) انتقام لینے والا ہے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10 اکتوبر 2025 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، فعال درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

جو شخص عمداً سُستی کرتا ہے اور جماعت میں شامل ہونے میں دیر کرتا ہے تو اُس کی نماز ہی فاسد ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

فاتحہ خلف الامام

اس بات کا ذکر آیا کہ جو شخص جماعت کے اندر رُکوع میں آ کر شامل ہو اس کی رکعت ہوتی ہے یا نہیں۔ حضرت اقدسؑ نے دُوسرے مولویوں کی رائے دریافت کی۔ مختلف اسلامی فرقوں کے مذاہب اس امر کے متعلق بیان کیے گئے۔ آخر حضرتؑ نے فیصلہ دیا اور فرمایا:

’’ہمارا مذہب تو یہی ہے کہ لَاصَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الۡکِتَابِ۔ آدمی امام کے پیچھے ہو یا منفرد ہو ہر حالت میں اس کو چاہیے کہ سورۃ فاتحہ پڑھے، مگر امام کو نہ چاہیے کہ جلدی جلدی سورۃ فاتحہ پڑھے بلکہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھے تاکہ مقتدی سُن بھی اور اپنا پڑھ بھی لے یا ہر آیت کے بعد امام اتنا ٹھہر جائے کہ مقتدی بھی اس آیت کو پڑھ لے۔ بہر حال مقتدی کو یہ موقع دینا چاہیے کہ وہ سن بھی لے اور اپنا پڑھ بھی لے۔ سورۃ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے، کیونکہ وہ اُمّ الکتاب ہے، لیکن جو شخص باوجود اپنی کوشش کے جو وہ نماز میں ملنے کے لئے کرتا ہے آخر رکوع میں ہی آ کر ملا ہے اور اس سے پہلے نہیں مل سکا، تو اس کی رکعت ہوگئی، اگرچہ اس نے سورۃ فاتحہ اس میں نہیں پڑھی۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے رکوع کو پالیا اس کی رکعت ہوگئی۔ مسائل دو طبقات کے ہوتے ہیں۔ ایک جگہ تو حضرت رسول کریمؐ نے فرمایا اور تاکید کی کہ نماز میں سورۃ فاتحہ ضرور پڑھیں۔ وہ اُم الکتاب ہے اور اصل نماز وہی ہے، مگر جو شخص باوجود اپنی کوشش کے اور اپنی طرف سے جلدی کرنے کے رکوع میں ہی آ کر ملا ہے، تو چونکہ دین کی بناء آسانی اور نرمی پر ہے اس واسطے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی رکعت ہوگئی۔ وہ سورۃ فاتحہ کا منکر نہیں ہے بلکہ دیر میں پہنچنے کے سبب رخصت پر عمل کرتا ہے۔ میرا دل خدا نے ایسا بنایا ہے کہ ناجائز کام میں مجھے قبض ہو جاتی ہے اور میرا جی نہیں چاہتا کہ مَیں اُسے کروں اور یہ صاف ہے کہ جب نماز میں ایک آدمی نے تین حصوں کو پورا پالیا اور ایک حصہ میں بہ سبب کسی مجبوری کے دیر میں مل سکا ہے تو کیا حرج ہے۔ انسان کو چاہئے کہ رُخصت پر عمل کرے۔ ہاں جو شخص عمداً سُستی کرتا ہے اور جماعت میں شامل ہونے میں دیر کرتا ہے تو اُس کی نماز ہی فاسد ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 95، 96، ایڈیشن 2018، قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وضو کے فوائد و برکات

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جب مسلمان اور مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنا منہ دھوتا ہے تو پانی یا فرمایا، پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کی وہ تمام بدیاں دُھل جاتی ہیں جن کا ارتکاب اس کی آنکھوں نے کیا ہو۔ پھر جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو پانی یا فرمایا، پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کی وہ تمام غلطیاں دُھل جاتی ہیں جو اس کے دونوں ہاتھوں نے کی ہوں، یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک وصاف ہو کر نکلتا ہے۔ پھر جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کی وہ تمام غلطیاں پانی یا پانی کے آخری قطرہ کیساتھ دُھل جاتی ہیں جس کا اس کے پاؤں نے ارتکاب کیا ہو، یہاں تک کہ وہ تمام گناہوں سے پاک وصاف ہو کر نکلتا ہے۔

(مسلم باب خروج الخطایا مع ماء الوضوء)

(بحوالہ حدیقۃ الصالحین مصنفہ ملک سیف الرحمٰن صاحب حدیث 199)

حضرت مسیح ابن مریمؑ ایک سو بیس سال کی عمر تک خدا تعالیٰ کا پیغام لوگوں کو پہنچاتے رہے اور کشمیر میں وفات پائی، سری نگر کے محلہ خانیار میں دفن ہوئے جہاں آج تک اُن کی قبر پائی جاتی ہے

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ المومنون آیت نمبر 51 وَجَعَلۡنَا ابۡنَ مَرۡیَمَ وَاُمَّہٗۤ اٰیَۃً وَّاٰوَیۡنٰھُمَاۤ اِلٰی رَبۡوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیۡنٍ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت مسیحؑ کو صلیب سے بچا لیا تھا اس لئے ضروری تھا کہ اب وہ کسی اور ملک کو ہجرت کر جاتے کیونکہ ملک شام قیصر روم کے ماتحت تھا اور وہ قیصر کے باغی قرار پا چکے تھے۔ اگر حضرت مسیحؑ اس ملک میں رہتے تو دوبارہ گرفتار کر لئے جاتے اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں ہجرت کا حکم دے دیا اور پھر اپنے فضل واحسان سے انہیں ایک ایسے بلند مقام پر جگہ دی جو اُن کے دشمنوں کی دست درازی سے محفوظ تھا اور جہاں خوشگوار پانی کے چشمے بہتے تھے۔ یہ مقام جیسا کہ تاریخی شواہد سے ثابت ہے کشمیر کا علاقہ ہے جسے اعلیٰ درجہ کے چشموں اور سرسبز وشاداب مقامات اور نہایت عمدہ آب وہوا کی وجہ سے لوگ جنّت نظیر قرار دیتے ہیں بلکہ خود کشمیر کا لفظ حضرت مسیحؑ کے سفرِ کشمیر کی طرف صریح اشارہ کرتا ہے کیونکہ کشمیری زبان میں کشمیر کو کشیر کہتے ہیں جو درحقیقت ایک عبرانی لفظ ہے جو کاف اور اشیر سے مرکب ہے کاف کے معنے مانند کے ہیں اور اشیر عبرانی زبان میں ملک شام کو کہتے ہیں۔ پس کشیر کے معنے تھے ’’ملک شام کی مانند‘‘ لیکن کثرت استعمال سے الف ساقط ہو گیا اور صرف کشیر رہ گیا۔ جسے بعد میں غیر قوموں کے لوگوں نے آہستہ آہستہ کشمیر بنا دیا۔ مگر یہ عجیب بات ہے کہ کشمیری زبان میں اب تک کشمیر کو کشیر ہی کہا جاتا ہے اور اسی طرح لکھا جاتا ہے اور کشمیر کے رہنے والوں کو کشمیری لوگ کاشر کہتے ہیں اور پنجابی لوگ کشمیری کہتے ہیں۔ پھر صرف کشمیر کا لفظ ہی اس امر کا ثبوت نہیں کہ کسی زمانہ میں عبرانی قوم اس جگہ ضرور آباد رہ چکی ہے بلکہ تاریخی کتب سے صراحتاً ثابت ہے کہ آج سے دو ہزار سال پہلے ایک اسرائیلی نبی کشمیر میں آیا تھا جو بنی اسرائیل میں سے تھا اور شہزادہ نبی کہلاتا تھا اُس کی قبر محلہ خانیار میں ہے جو یوز آسف کی قبر کے نام سے مشہور ہے۔ یہ لفظ جیسا کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنی کتب میں لکھا ہے یسوع آصف کا بگڑا ہوا ہے۔ آصف عبرانی زبان میں اُس شخص کو کہتے ہیں جو اپنی قوم کو تلاش کرنے والا ہو اور یوز کا لفظ یسوع سے بگڑا ہوا ہے گویا مسیحؑ کا یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ وہ اسرائیل کے اُن دس قبائل کی تلاش اور اُن کو خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کیلئے نکلے تھے جن کو بخت نصر غلام بنا کر لے آیا تھا اور جسے اُس نے مشرق کے علاقوں یعنی افغانستان اور کشمیر میں لا کر بسا دیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کئے کہ فلسطین میں اُن کے خلاف مخالفت کی ایک عام رو چل پڑی۔ یہاں تک کہ حکومت کی طرف سے آپ پر بغاوت کا مقدمہ دائر کیا گیا اور اس کیلئے پھانسی کی سزا تجویز ہوئی مگر جس طرح اللہ تعالیٰ نے یونا نبی کو موت کے مونہہ سے بچا لیا تھا اسی طرح حضرت مسیحؑ کو بھی اس نے

باقی صفحہ نمبر 08 پر ملاحظہ فرمائیں

اس شمارہ میں

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 26 ستمبر 2025 (مکمل متن)
حضور انور کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے ایک وفد کی ملاقات
حضور انور کے ساتھ مجلس اطفال الاحمدیہ ناروے کے ایک وفد کی ملاقات
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
تذکارِ مہدیؑ (روایات حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)
پیغام حضور انور بر موقعہ جلسہ سالانہ کیمرون 2025ء
خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال و جواب
نماز جنازہ حاضر وغائب، وصایا
نکاح و اعلانات، نظم
خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

عہدیدار جو ہیں، وہ نیک کام کریں، اپنے نمونے قائم کریں

اگر کوئی کسی عہدیدار کے غلط فیصلے کیوجہ سے جماعت سے دُور ہوگیا ہے تو اُسے سمجھاؤ کہ تم نے بیعت مسیح موعودؑ کی کی ہے، اس عہدیدار کی نہیں کی
یہ عہدیدار دو، تین سال کے لئے منتخب کیا گیا ہے کل کو یہ ہٹ جائے گا، لیکن تم پیچھے ہٹ کر اپنا پورا دین ضائع کردو گے
اس لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اس کے شرّ سے تمہیں محفوظ رکھے اور بہتر لوگ تمہارے لئے پیدا کرے، جو بہتر کام کرنیوالے ہوں
وفا کیساتھ کام کرنیوالے ہوں، اخلاص کیساتھ کام کرنیوالے ہوں، لوگوں کا دردِ دِل میں رکھتے ہوئے کام کرنیوالے ہوں

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے ایک مبلغ کو جب وہ اُنکے دفتر میں متعین ہوا، بلا کر سمجھایا کہ ایک بات یاد رکھنا! کسی کو اپنے روپے کیوجہ سے جماعت سے دَوڑانا بہت آسان کام ہے، لیکن کسی کو جماعت کے اندر لے کے آنا، تبلیغ کر کے اسکو احمدی بنانا یا اسکے ایمان میں اضافہ کرنا، یہ بہت مشکل کام ہے

اس لئے تم کوشش کرو کہ تم نے لوگوں کو ایمان سے دَوڑانا نہیں ہے، ان کا ایمان مضبوط کرنا ہے اور ان کو نظام کے اندر اور سسٹم میں زیادہ بہتر طور پر absorb کرنا ہے، دعا بھی ان کیلئے کرو، اور ان سے بھی کہو کہ آپ دعا کریں بجائے اِسکے کہ اپنے ایمان کو ضائع کریں

درود شریف اور اِستغفار اور رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ پڑھو، جب یہ دعا کرو گے، غور کر کے پڑھو گے تو تم لوہے کے ایک محفوظ قلعہ میں آجاؤ گے

جماعت احمدیہ ظالم نہیں ہے کہ ایک بندہ بھوکا مر رہا ہے اور کہنا کہ نہیں تم نے چندہ ضرور دینا ہے
اُنکو قریب لاؤ، صرف چندے کیوجہ سے ایک احمدی کا ایمان ضائع نہیں ہونا چاہئے، جب وہ ایمان میں بڑھے گا تو وہ چندہ دینے کی خود بخود عادت پیدا کر لیگا

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے ریجن ساؤتھ ایسٹ ہیسن کے اراکینِ عاملہ وقائدینِ مجالس کی ملاقات

مورخہ 5/اکتوبر 2024ء بروز ہفتہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے ریجن ساؤتھ ایسٹ ہیسن کی مجلس عاملہ کے اراکین کو اسلام آباد، ٹلفورڈ، میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز میں بالمشافہ ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔ خدام نے خصوصی طور پر اس ملاقات میں شرکت کی غرض سے جرمنی سے برطانیہ کا سفر اختیار کیا۔

ملاقات کا باقاعدہ آغاز دعا سے ہوا بعدۂ حضور انور نے ازراہ شفقت سوالات پیش کرنیکی اجازت مرحمت فرمائی۔

ناظم مال نے دریافت کیا کہ ہم جماعت کے اموال کو کیسے صحیح طریق پر خرچ کر سکتے ہیں اور اگر کبھی غلط خرچ ہوتا دیکھیں تو کیا کر سکتے ہیں؟

جماعت میں قاعدہ بنا ہوا ہے کہ اگر کوئی مالی بے قاعدگی ہوتی ہے اور کسی کے ذمے رقم نکل آتی ہے کہ اس نے غلط طور پر استعمال کی ہو تو وہ اسے ادا کرے۔ اس کو فوری طور پر عہدے سے ہٹا دیا جاتا ہے اور اگر زیادہ رقم ہے اور وہ within time limit ادا نہیں کر رہا تو اس کا اخراج بھی ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ ادا کر دیتا ہے تو پھر اخراج معاف ہو جاتا ہے۔ پھر ایک قاعدہ یہ بھی ہے کہ کوئی بھی سزا، عہدے نہ دینے یا اخراج کی، جو اس کو ملی ہو، وہ سزا جب مکمل ہو جائے، مطلب کہ ایک آدمی اپنی غلطی تسلیم کر لے اور ادائیگی کر دے، غبن یا مالی معاملات میں کسی قسم کی غلط بات کی، تو پھر بھی اس کو تین سال تک کوئی عہدہ نہیں دیا جاتا۔ تو جماعتی نظام تو اس طرح بنایا گیا ہے کہ جماعت کو محفوظ طریقے سے رکھا جائے، جس حد تک مال محفوظ ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے یہ فکر نہیں ہے کہ مال کہاں سے آئے گا، اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ مال مَیں تمہیں دوں گا اور جماعتی کام چلتے رہیں گے اور اس کی مجھے کوئی فکر نہیں۔ مجھے فکر صرف یہ ہے کہ جب میرے بعد جو لوگ آئیں گے، وہ جو مال آئے گا، اسے دیکھ کر لالچ نہ پیدا ہو جائے، اس کو صحیح طرح خرچ کرنے والے بھی ہوں گے، اس کا صحیح مصرف ہو گا، اس کو صحیح طرح پھر ہر جگہ خرچ کیا جائے گا، جو دیا جائے گا اس کو مناسب طور پر خرچ کریں گے۔ مجھے یہ فکر ہے۔

پس ایمانوں کی فکر کرنی چاہئے اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فکر تھی۔ اس لئے دعا یہی کرنی چاہئے کہ جو کام کرنے والے، خاص طور پر مال کا کام کرنے والے اور ہر خدمت کرنے والے ہیں، ان کا اللہ تعالیٰ ایمان محفوظ رکھے اور ایمان محفوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ ان میں خوفِ خدا بھی پیدا ہو، اس حد تک کہ کبھی ان کے دل میں یہ خیال نہ آئے کہ مَیں نے کسی بھی طریقے سے جماعتی اموال کا غلط استعمال کرنا ہے۔ اور نہ کبھی کسی بھی خدمت کرنے والے کو یہ خیال آئے کہ مَیں اپنی خدمت سے اتنی بے اعتنائی کروں کہ اس کا صحیح طرح حق ادا نہ ہو سکے۔

ہر عہدیدار، عہدیدار ہم کہتے ہیں لیکن اصل میں وہ خدمت گزار ہے، ہر خدمت کرنے والا، جس کے سپرد کوئی کام کیا جاتا ہے، اس کو حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی نظم میں فرمایا ہے کہ ''اِک فضل الٰہی جانو'' اس کو فضلِ الٰہی سمجھو اور اس کے مطابق جو تمہاری صلاحیتیں ہیں، جو تمہارا علم ہے، جو تمہاری استعدادیں ہیں، ان کو خرچ کر کے اس کام کو سرانجام دینے کی کوشش کرو۔ تو ہر کام جماعت کا، چاہے وہ اموال کے رکھنے کا کام ہے، مال کے خرچ کرنے کا کام ہے، تبلیغ کا کام ہے، تربیت کا کام ہے یا کوئی بھی شعبہ جو کسی کے سپرد کیا جاتا ہے، وہ ایک امانت ہے اور ہر ایک کو اس امانت کا حق ادا کرنا چاہئے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے سپرد جو امانتیں کی گئی ہیں، اس کے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا۔

قائد مجلس Seligenstadt نے سوال کیا کہ ہم ان خدام کو جماعت کے قریب کیسے لا سکتے ہیں جو جماعت کے کسی عہدیدار کے غلط فیصلہ کیوجہ سے جماعت سے دُور ہو گئے ہوں؟

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ ان کو کہو کہ آپ نے اس عہدیدار کی بیعت نہیں کی ہوئی۔ دین کا معاملہ انسان کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کے ہم نے یہ تسلیم کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آخری کامل شریعت لے کے آئے ہیں۔ اور ہم نے یہ تسلیم کیا کہ آپؐ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے اور دین کی اصلاح کے لئے آئے، لوگوں کو صحیح دین سکھانے کے لئے آئے۔

آپؑ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے میری بیعت کی ہے تو پھر اس کا حق ادا کرو۔ بلکہ ایک جگہ یہ فرمایا کہ بیعت کر کے میرا نام لے کے، میرے ساتھ منسوب ہو کے، میرے ساتھ attach ہو جانے کے بعد پھر مجھے بدنام نہ کرو۔ یہاں تک آپؑ نے فرمایا، بڑے درد سے فرمایا کہ مجھے بدنام نہ کرو۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری ہر ایک کی کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہم نیک کام کریں۔ عہدیدار جو ہیں، وہ نیک کام کریں، اپنے نمونے قائم کریں۔

لوگوں کو یہ سمجھاؤ کہ تم نے بیعت مسیح موعودؑ کی کی ہوئی ہے، اس عہدیدار کی نہیں کی۔ یہ عہدیدار دو، تین سال کے لئے منتخب کیا گیا ہے کل کو یہ ہٹ جائے گا، لیکن تم پیچھے ہٹ کر اپنا پورا دین ضائع کر دو گے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اس کے شرّ سے تمہیں محفوظ رکھے، اور یہ لوگوں کو سمجھاؤ، اور اللہ تعالیٰ بہتر لوگ تمہارے لئے پیدا کرے، جو بہتر کام کرنیوالے ہوں، وفا کیساتھ کام کرنیوالے ہوں، اخلاص کیساتھ کام کرنیوالے ہوں، لوگوں کا دردِ دل میں رکھتے ہوئے کام کرنیوالے ہوں۔

ہاں! اگر کوئی عہدیدار ایسی غلطی کر رہا ہے جس کی وجہ سے بیشمار نقصان ہو رہا ہے، تو پھر اس کو بدل بھی دیا جاتا ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ ایک شخص جو دو سال کے لئے یا ایک سال کے لئے یا تین سال کے لئے عہدیدار بنایا گیا ہے، وہ ضرور اپنا عرصہ پورا کرے اس سے پہلے بھی ہٹایا جا سکتا ہے۔

تربیت کرو، اپنے قریب لاؤ، قریب لانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پاکستان میں ایک نائب ناظر اصلاح وارشاد تھے۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ، جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے، وہ ناظر اصلاح وارشاد ہوتے تھے۔ کہتے ہیں کہ جب مَیں مربی بن کے دفتر میں آیا اور عہدہ میرے سپرد ہوا تو انہوں نے مجھے بلا کے کہا کہ بات سنو! ایک بات یاد رکھنا کہ کسی کو اپنے رویے کی وجہ سے جماعت سے دَوڑانا بہت آسان کام ہے۔ تم اپنے رویے کی وجہ سے یا غلط باتیں کر کے اس کو جماعت سے دُور ہٹا دو گے، یہ بڑا آسان کام ہے، لیکن کسی کو جماعت کے اندر لے کے آنا، تبلیغ کر کے اس کو احمدی بنانا یا اس کے ایمان میں اضافہ کرنا، یہ بہت مشکل کام ہے۔

اس لئے تم کوشش کرو کہ تم نے لوگوں کو ایمان سے دَوڑانا نہیں ہے، ان کا ایمان مضبوط کرنا ہے اور ان کو نظام کے اندر اور سسٹم میں زیادہ بہتر طور پر absorb کرنا ہے۔ تو اس لئے لوگوں کو بھی سمجھاؤ، دعا بھی ان کے لئے کرو، اور ان سے بھی کہو کہ آپ دعا کریں بجائے اس کے کہ اپنے ایمان کو ضائع کریں۔

قائد مجلس Neu-Isenburg نے عرض کیا کہ کل کے خطبہ میں دنیا کے بگڑے ہوئے حالات کے پیش نظر حضور نے فرمایا ہے کہ ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنا ہو گا۔ پیارے آقا! ہم خدام کس طرح اللہ تعالیٰ کیساتھ اپنا تعلق بڑھا سکتے ہیں؟

باقی صفحہ نمبر 07 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے موقع پر انصارِ مدینہ سے فرمایا:
کیا تمہیں یہ چیز پسند نہیں کہ لوگ تو بھیڑ بکریاں اور اونٹ لے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے ساتھ لے کر جاؤ؟
اللہ کی قسم! جس سعادت کو تم لے جا رہے ہو وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ لوگ لے کر جائیں گے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے لیے دعا کرتے ہوئے فرمایا۔ اے اللہ! انصار پر رحم فرما۔ انصار کی اولاد پر رحم فرما اور انصار کی آئندہ نسلوں پر بھی رحم فرما

آپؐ اپنی اونٹنی کے پاس گئے اور اس کا ایک بال توڑا اور اسے اونچا کیا اور فرمایا اے لوگو! مجھے تمہارے مالوں میں سے اِس بال کے برابر بھی ضرورت نہیں سوائے اس پانچویں حصہ کے جو عرب کے قانون کے مطابق حکومت کا حصہ ہے اور وہ پانچواں حصہ بھی میں اپنی ذات پر خرچ نہیں کرتا بلکہ وہ بھی تمہیں لوگوں کے کاموں پر خرچ کیا جاتا ہے۔ اور یاد رکھو کہ خیانت کرنے والا انسان قیامت کے دن خدا کے حضور اس خیانت کی وجہ سے ذلیل ہو گا

آج سے انصار اللہ کا اجتماع بھی ہو رہا ہے۔
انصار کو بھی میں یہ کہتا ہوں کہ اگر کسی کے دل میں اپنے تجربہ اور خدمت کے حوالے سے کوئی خیال پیدا ہوتا ہے تو وہ اسے جھٹک دے اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے

غزوۂ حنین میں پیش آمدہ حالات و واقعات کے تناظر میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان افروز تذکرہ

مکرم فہیم الدین ناصر صاحب مبلغ سلسلہ رومانیہ اور مکرم عبدالعلیم فاروقی صاحب آف کینیڈا کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

غیر ملک میں دین کی خاطر قربان ہوئے۔ اس لحاظ سے فہیم ناصر صاحب کا مقام بھی شہید کا مقام ہی ہے۔
آخری سانس تک اپنے عہد وفا کو نبھایا اور خوب نبھایا۔ ہمیشہ میں نے یہی دیکھا ہے کہ ان کے چہرے پر مسکراہٹ ہی رہتی تھی

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26 ستمبر 2025ء بمطابق 26 تبوک 1404 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

گذشتہ خطبہ میں حنین کے اموالِ غنیمت کی تقسیم کا ذکر ہو رہا تھا۔

اس ضمن میں مزید تفصیل بھی ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اموالِ غنیمت تقسیم فرمائے اور مجاہدین کو ان کے حصے بھی عطا فرما دیے تو جو خُمس تھا وہ البتہ کم و بیش سارے کا سارا آپ نے مُؤَلَّفَةُ الْقُلُوْب کے لیے سردارانِ قریش اور دیگر عرب سرداروں میں تقسیم کر دیا کہ کسی کو سو اونٹ دیے اور کسی کو پچاس اونٹ۔ اتنی کثرت سے دوسروں کو مال دیے جانے پر انصار کے بعض نوجوانوں نے اس کو محسوس کیا اور یوں سمجھا کہ جیسے اپنی خدمات اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے وہ دوسروں کی نسبت زیادہ حقدار تھے۔ چنانچہ انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآئِهِمْ کہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشش سے نوازے آپ قریش کو نواز رہے ہیں اور ہمیں چھوڑ رہے ہیں۔ یہ ان کے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہتے ہیں حالانکہ ہماری تلواروں میں سے ان دشمنوں کا خون ٹپک رہا ہے۔

(بخاری کتاب فرض الخمس باب ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعطی المؤلفۃ قلوبھم 3147) (سبل الھدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 396 دار الکتب العلمیۃ 1993ء)

(دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلد 9 صفحہ 290 بزم اقبال لاہور)

اسی طرح ان میں سے کسی نے یہ بھی کہا کہ جب حالات سخت اور نامساعد ہوں تو ہمیں بلایا جائے اور مالِ غنیمت ہمارے علاوہ اَوروں کو دیا جائے۔

(صحیح ابن حبان کتاب السیر باب ذکر ما یستحب للامام ان یدعو انصارہ صفحہ 1287 حدیث 4769 دار المعرفہ بیروت 2004ء)

ان باتوں کا علم جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا تو آپؐ نے انصار کے رئیس حضرت سَعْدْ بِنْ عُبَادَہؓ کو بلایا۔ بعض کے نزدیک یہ ساری بات بتانے والے بھی حضرت سعدؓ ہی تھے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: فَأَيْنَ أَنْتَ مِنْ ذٰلِكَ يَا سَعْدُ۔ سعد! تمہاری اس کے متعلق کیا رائے ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بھی اپنی قوم ہی کا فرد ہوں۔ مجھے بھی یہ بات اثر کر سکتی ہے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو فرمایا کہ تمام انصار کو اکٹھا کرو۔ چنانچہ سب ایک خیمہ میں جمع ہوئے۔ کچھ مہاجرین بھی شامل ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے صرف انصار کو بلایا ہے اور مہاجرین کو وہاں سے واپس بھیج دیا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اے انصار کی جماعت! جو بات تمہاری طرف سے مجھے پہنچی ہے وہ کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات پر انصار کے صائب الرائے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے سمجھدار لوگوں میں سے کسی نے ایسی کوئی بات نہیں کی البتہ کچھ جذباتی نوجوانوں نے کہا ہے کہ اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بخشش فرمائے آپؐ قریش کو نواز رہے ہیں اور ہم آپؐ کی عطا سے محروم ہیں جبکہ ہماری تلواروں سے ان دشمنوں کا خون ٹپک رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار پر ہونے والے احسانات اور انعامات کا ذکر کرتے ہوئے انصار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے انصار! کیا مَیں جب تمہیں ملا تھا تو میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا تھا اور پھر اللہ نے میرے ذریعہ سے تمہیں ہدایت دی اور تم پراگندہ اور منتشر قوم تھے اور ایک دوسرے کے دشمن تھے، اللہ نے میرے ذریعہ سے تمہارے اندر باہمی الفت اور محبت پیدا کر دی اور تم نادار اور محتاج تھے اور اللہ نے میری وجہ سے تمہیں غنی اور مالدار کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی بات کرتے انصار اس پر کہتے۔ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَمَنُّ۔ کہ یہ سب اللہ اور اس کے رسول کا احسان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی طرف سے جب یہ جواب سنا تو آپؐ نے فرمایا کہ تم مجھے جواب کیوں نہیں دیتے۔ وہ کہنے لگے یا رسول اللہ! ہم کیا جواب دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو مجھے یہ جواب دے سکتے ہو اور تم سچ کہہ رہے ہو گے اور تمہاری بات کی تصدیق کی جائے گی۔ تم کہہ سکتے ہو کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمارے پاس اس حالت میں آئے کہ آپ کو جھٹلایا گیا تھا اور آپ کی تکذیب کی گئی تھی لیکن ہم نے آپ کی تصدیق کی اور آپ بے یار و مددگار تھے اور لوگوں نے آپ کو نظر انداز کیا تھا لیکن ہم نے آپ کی مدد کی اور ان لوگوں نے آپ کو اپنے شہر سے نکال دیا تھا لیکن ہم نے آپ کو پناہ دی اور آپ کثیر العیال تھے اور ہم نے آپ کی غم خواری کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سن کر کوئی انصاری بھی نہ بولا۔ سب کے سب سر جھکائے آپ کی باتیں سن رہے تھے اور شرمندہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو یہ بھی بتایا کہ میں نے کیوں قریش کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ تو پہلے اسلام قبول کر چکے تھے اور اسلام و ایمان تمہارے دلوں میں خوب راسخ ہو چکا تھا لیکن قریش میں اکثر لوگ فتح مکہ کے موقع پر نئے نئے مسلمان ہوئے تھے بلکہ متعدد تو ایسے تھے کہ جو ابھی تک اسلام سے وابستہ نہیں ہوئے تھے اور پرانے اہل ایمان کی نسبت یہ نومسلم صلہ رحمی اور انعام و اکرام کے زیادہ مستحق تھے تاکہ اسلام ان کے دلوں میں جاگزیں ہو جائے اور قریش اس لیے بھی اس انعام کے حقدار تھے کہ کثیر جنگوں میں ان کا بہت کچھ ضائع ہو چکا تھا اس لیے میرا مقصد یہ تھا کہ ان کی دلجوئی کی جائے اور یہ پوری طرح اسلام اور ایمان کے دائرے میں آ جائیں۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں یہ چیز پسند نہیں کہ لوگ تو بھیڑ بکریاں اور اونٹ لے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے ساتھ لے کر جاؤ؟ اللہ کی قسم! جس سعادت کو تم لے جا رہے ہو وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ لوگ لے کر جائیں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انصار کے ساتھ چلنا پسند کروں گا۔ یعنی میں انصار کے گروہ میں شامل ہوں گا۔ فرمایا کہ لوگ میرا بیرونی

لباس ہیں جبکہ انصار میرا اندرونی لباس ہیں یعنی کپڑا جو جسم کے ساتھ لگا ہوا ہوتا ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انصار! میرے بعد تم اپنے اوپر اَوروں کو ترجیح پاتے دیکھو گے لیکن تم صبر کرنا یہاں تک کہ حوض کوثر پر تمہاری مجھ سے ملاقات ہو جائے یعنی قیامت والے دن ملاقات ہو گی اور سرداری تمہیں نہیں ملے گی۔ آخر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے لیے دعا کرتے ہوئے فرمایا۔ اے اللہ! انصار پر رحم فرما۔ انصار کی اولاد پر رحم فرما اور انصار کی آئندہ نسلوں پر بھی رحم فرما۔

راوی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ خطاب فرما رہے تھے اور انصار روتے جا رہے تھے یہاں تک کہ ان کی داڑھیاں ان کے آنسوؤں سے تر ہو گئیں اور وہ یہی کہتے چلے جا رہے تھے کہ رَضِيْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ قِسْمًا وَحَظًّا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم اور اپنے حصے پر دل و جان سے راضی ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب فرض الخمس باب ما کان النبیؐ یعطی المؤلفة قلوبهم...... حدیث 3147)

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الطائف...... حدیث 4331) (مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 192-193 عالم الکتب)

(السيرة النبويه كما جاءت فی الاحاديث الصحيحة جلد 4 صفحہ 81 مکتبۃ العبیکان، الریاض 2014ء)

(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 403 دار الکتب العلمیۃ 1993ء)

(دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ ﷺ جلد 9 صفحہ 293-298 بزم اقبال لاہور)

کبھی بے دھیانی میں کی گئی بات بہت دوررَس نتائج رکھتی ہے۔ ہر چند کہ رسول اللہ ﷺ کی تقسیم پر انصار کے نوجوانوں نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا تھا لیکن سب نے نہیں کیا تھا لیکن یہ خدا اور خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی ناراض کرنے والی بات تھی کہ انصار کو رہتی دنیا تک اس کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ چنانچہ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ’’رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا تو مکہ کے لوگ آپ کے پاس آئے جن کی نگاہیں بوجہ ایمان سے پوری طرح روشناس نہ ہونے کے ابھی دنیا ہی کی طرف تھیں۔ اس کے بعد کی ایک جنگ میں کچھ اموال مسلمانوں کے ہاتھ آئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اموال ان لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔ ایک انصاری نوجوان نے کسی مجلس میں کہا کہ ہماری تلواروں سے خون ٹپک رہا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اموال اپنے رشتہ داروں کو دے دیئے۔ آپ کو اس کا علم ہوا تو اکابر انصار کو بلایا اور دریافت کیا کہ مجھے ایسی بات پہنچی ہے۔ انصار رو پڑے اور کہا کہ کسی نادان نے کی ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں اے انصار! تم کہہ سکتے ہو کہ ہم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس وقت جگہ دی جب اسے کوئی جگہ نہ دیتا تھا اور اس کے شہر والوں نے اسے نکال دیا تھا۔ پھر اس کے لیے عزت اور فتح مندی حاصل کی تو اس نے اموال اپنے رشتہ داروں کو بانٹ دیئے۔ اس پر انصار کی چیخیں نکل گئیں اور انہوں نے پھر کہا کہ یا رسول اللہ! ہم ایسا نہیں کہتے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم اسی بات کو ایک اور طرح بھی کہہ سکتے ہو اور وہ اس طرح کہ جس شخص کو خدا نے تمام دنیا کی ہدایت کے لیے مبعوث کیا وہ مکہ کی چیز تھی مگر خدا اسے مدینہ میں لے گیا اور پھر خدا نے اپنے زور اور طاقت سے مکہ کو اس کے لیے فتح کیا۔ اس وقت مکہ والوں کا خیال تھا کہ ان کی چیز انہیں مل جائے گی مگر مکہ والے بھیڑ اور بکریوں کو لے گئے اور مدینہ والے خدا کے رسول کو لے کر اپنے شہر کی طرف چلے گئے۔ پھر آپ نے فرمایا: بےشک یہ بات ایک نادان کے منہ سے نکلی ہے مگر اس کی وجہ سے اب تمہیں اس دنیا کی حکومت نہیں مل سکتی۔ اب تمہاری خدمات کا بدلہ تمہیں حوض کوثر پر ہی ملے گا۔ دیکھ لو‘‘ آپؓ فرماتے ہیں دیکھ لو۔ تاریخ بتاتی ہے کہ ’’تیرہ صدیاں گزر چکی ہیں اور چودھویں صدی گزر رہی ہے‘‘ بلکہ اب تو وہ بھی گزر گئی۔ ’’اس عرصہ میں ہر قوم ہی اسلام کی بدولت بادشاہ بنی ہے مگر کوئی انصاری بادشاہ نہیں ہو سکا۔ سو بعض اوقات ایک شخص کا قول ساری قوم کے لیے نقصان کا موجب ہو سکتا ہے۔‘‘

(خطبات محمود جلد 17 صفحہ 728 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 4 دسمبر 1936ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ واقعہ اپنے ایک خطبہ میں بیان کیا اور اسے بیان کر کے جماعت کو جو نصیحت فرمائی وہ آج بھی ہمارے لیے اسی طرح اہم ہے جیسے اس وقت تھی۔ آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ جو قربانی اس لیے کرتے ہیں کہ انہیں کوئی عہدہ ملے یا دولت وغیرہ ملے وہ ہرگز میرے بلانے پر یعنی خلیفہ وقت کے بلانے پر قربانی کے لیے نہ آئیں بلکہ وہی لوگ آئیں جو خدا کے لیے قربانی کرتے ہیں کیونکہ میں تو خود کمزور اور بیمار انسان ہوں۔ میں کسی کا احسان نہیں اٹھا سکتا۔ پس میں اپنے لیے نہیں مانگتا۔ جو خدا تعالیٰ کے لیے دیتا ہے وہ دے اور خدا تعالیٰ اس کا بدلہ بھی دے گا۔ خدا تعالیٰ پر توکل رکھنا چاہیے اگر وہ چاہے تو اس دنیا میں دے دے اور اگر وہ چاہے تو آخرت میں دے۔ بہرحال جو اخلاص سے قربانی کرتا ہے اس کی قربانی ضائع نہیں جاتی۔ مومن کی قربانی کو کوئی ضائع نہیں کر سکتا۔ پس قربانی کرنے والے وہی لوگ ہیں جو خدا کو مدنظر رکھتے ہیں نہ کہ دنیا کو۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 728-729، خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 4 دسمبر 1936ء)

پس ہمیشہ قربانی اور عہدے کے لیے خدا تعالیٰ کی رضا کو مدنظر رکھنا چاہیے تبھی وہ خدا تعالیٰ کے اصل انعامات کو حاصل کرنے والے ہوں گے۔ ایک عمر پر پہنچ کر افراد جماعت میں بھی یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ ہمارا اتنا تجربہ ہے، ہم نے اتنا کام کیا ہے ہمیں اس کا ریوارڈ ملنا چاہیے جو نہیں دیا جاتا۔ وہ سوچیں کہ کیا صرف دنیا کا ریوارڈ لینا ہے یا اللہ تعالیٰ کے انعامات کا وارث بننا ہے؟

انصار اللہ کا اجتماع بھی آج سے ہو رہا ہے۔ کیونکہ اس عمر میں جب تجربہ حاصل ہو جاتا ہے تو اس حوالے سے خیال آتا ہے۔ اس لیے انصار کو بھی میں یہ کہتا ہوں کہ اگر کسی کے دل میں اپنے تجربہ اور خدمت کے حوالے سے کوئی خیال پیدا ہوتا ہے تو وہ اسے جھٹک دے اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

اس موقع پر اعرابیوں بدوؤں کی بےصبری کا بھی ذکر ملتا ہے۔ مال غنیمت کی تقسیم کے وقت کچھ بدو لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد اکٹھے ہو گئے اور مال کا مطالبہ کرنے لگے۔ ان کے ہجوم کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک بھی ایک خاردار جھاڑی سے اٹک گئی اور کچھ دھکم پیل ہونے لگی تو آپ نے فرمایا میری چادر تو مجھے واپس دے دو اور پھر ان کانٹوں بھرے درختوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر ان کانٹوں کے برابر بھی میرے پاس اونٹ ہوتے تو وہ بھی میں سب تم میں تقسیم کر دیتا اور تم مجھے بخیل، جھوٹ بولنے والا اور بزدل نہ پاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدوؤں کی اس بدتہذیبی پر انہیں کوئی سرزنش نہیں کی، نہ ناراض ہوئے بلکہ مسکراتے ہوئے احسن رنگ میں ان کی تربیت فرمائی اور انہیں مال سے بھی نوازا۔ (دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ ﷺ جلد 9 صفحہ 299 بزم اقبال لاہور)

حضرت مصلح موعودؓ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’اِن جنگوں سے فارغ ہونے کے بعد وہ اموال جو مغلوب دشمنوں کے جرمانوں اور میدانِ جنگ میں چھوڑی ہوئی چیزوں سے جمع ہوئے تھے حسبِ دستور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلامی لشکر میں تقسیم کرنے تھے لیکن اس موقع پر آپ نے بجائے ان اموال کو مسلمانوں میں تقسیم کرنے کے مکہ اور اِرد گرد کے لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ ان لوگوں کے اندر ابھی ایمان تو پیدا نہیں ہوا تھا بہت سے تو ابھی کافر ہی تھے اور جو مسلمان تھے وہ بھی نئے نئے مسلمان ہوئے تھے یہ ان کے لیے بالکل نئی چیز تھی کہ ایک قوم اپنا مال دوسرے لوگوں میں بانٹ رہی ہے۔ اِس مال کی تقسیم سے بجائے ان کے دل میں نیکی اور تقویٰ پیدا ہونے کے حرص اَور بھی بڑھ گئی۔‘‘ بعض لوگوں میں۔ ’’انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمگھٹا ڈال لیا اور مزید مطالبات کے ساتھ آپ کو تنگ کرنا شروع کیا یہاں تک کہ دھکیلتے ہوئے وہ آپ کو ایک درخت تک لے گئے اور ایک شخص نے تو آپ کی چادر جو آپ کے کندھوں پر رکھی ہوئی تھی پکڑ کر اِس طرح مروڑنی شروع کی کہ آپ کا سانس رکنے لگا۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! اگر میرے پاس کچھ اور ہوتا تو میں وہ بھی تمہیں دے دیتا تم مجھے کبھی بخیل یا بزدل نہیں پاؤ گے۔ پھر آپؐ اپنی اونٹنی کے پاس گئے اور اس کا ایک بال توڑا اور اسے اونچا کیا اور فرمایا اے لوگو! مجھے تمہارے مالوں میں سے اِس بال کے برابر بھی ضرورت نہیں سوائے اس پانچویں حصہ کے جو عرب کے قانون کے مطابق حکومت کا حصہ ہے اور وہ پانچواں حصہ بھی میں اپنی ذات پر خرچ نہیں کرتا بلکہ وہ بھی تمہیں لوگوں کے کاموں پر خرچ کیا جاتا ہے۔ اور یاد رکھو کہ خیانت کرنے والا انسان قیامت کے دن خدا کے حضور اس خیانت کی وجہ سے ذلیل ہو گا۔

لوگ کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہت کے خواہشمند تھے کیا بادشاہوں اور عوام کا ایسا ہی تعلق ہوا کرتا ہے؟ کیا کسی کی طاقت ہوتی ہے کہ بادشاہ کو اس طرح دھکیلتا ہوا لے جائے اور اس کے گلے میں پٹکہ ڈال کر اس کو گھونٹے؟ اللہ کے رسولوں کے سوا یہ نمونہ کون دکھا سکتا ہے مگر باوجود اس طرح تمام اموال غرباء میں تقسیم کرنے کے پھر بھی ایسے سنگدل لوگ موجود تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم کو انصاف کی تقسیم نہیں سمجھتے تھے۔‘‘

(دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد 20 صفحہ 357-358)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اموال غنیمت کی تقسیم کے متعلق عمومی طریق کار تو یہ تھا کہ مال غنیمت میں سے خمس یعنی پانچواں حصہ الگ فرما لیتے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صوابدید پر تقسیم فرماتے یا خرچ فرماتے تھے اور باقی کا سارا مال شاملین کے درمیان تقسیم فرما دیتے تھے جس میں پیدل اور گھڑ سوار کے الگ الگ حصے ہوتے تھے لیکن حنین کے اموال غنیمت کی تقسیم کے متعلق جب کچھ انصار کی طرف سے یہ سوال یا اعتراض کیا گیا کہ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں دیا اور دوسروں کو دے دیا تو سوال پیدا ہوتا ہے کیا آپؐ نے جنگ میں شامل ہونے والوں کو مالِ غنیمت میں سے کچھ بھی نہیں دیا تھا یا صرف ان کا حصہ دیا تھا اور باقی اموال دوسروں میں تقسیم کیا تھا۔ بہرحال جو ہماری تحقیقی ٹیم ہے وہ کہتے ہیں ہم نے سیرت کی جو ابتدائی اور معتبر کتب دیکھی ہیں کسی میں بھی وضاحت سے اس کا جواب نہیں دیا گیا البتہ ان کے خیال میں تاریخ و سیرت کی کتب کا مطالعہ کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام شاملین کو ان کا حصہ رسدی دیا تھا جو ہر ایک کو چار اونٹ یا چالیس بکریوں کی صورت میں دیا گیا اور گھڑ سواروں کو اس کا حصہ دیا گیا اور یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس میں سے تالیف قلب کے لیے لوگوں کو اموال عطا فرمائے تھے لیکن یہ بھی امکان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اموال غنیمت میں سے کسی کو بھی کچھ نہ دیا ہو یعنی عام دستور کے مطابق یہ اموال شاملین جنگ میں تقسیم نہ کیے گئے ہوں اور سارے اموال دوسرے لوگوں میں تالیف قلب کے طور پر تقسیم کر دیے گئے ہوں۔ اس کی تائید بھی تاریخ و سیرت کی متفرق کتب سے ہوتی ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ کے ایک اقتباس سے بھی یہی تاثر ملتا ہے جیسا کہ ابھی بیان ہوا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ ’’ان

ارشاد باری تعالیٰ

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ۔ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا○

(بنی اسرائیل:79)

ترجمہ: سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کر اور فجر کی تلاوت کو اہمیت دے۔ یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اُس کی گواہی دی جاتی ہے۔

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

جنگوں سے فارغ ہونے کے بعد وہ اموال جو مغلوب دشمنوں کے جرمانوں اور میدان جنگ میں چھوڑی ہوئی چیزوں سے جمع ہوئے تھے یعنی جیسا کہ بتایا ہے حسب دستور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلامی لشکر میں تقسیم کرنے تھے لیکن اس موقع پر آپ نے بجائے ان اموال کو مسلمانوں میں تقسیم کرنے کے مکہ اور ارد گرد کے لوگوں میں تقسیم کر دیا۔“

احادیث میں روایات ملتی ہیں کہ مالِ غنیمت کی تقسیم کے دوران ایک بدو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش ہو جاؤ۔ وہ بدو کہنے لگا آپ نے بہت دفعہ یہی کہا ہے کہ خوش ہو جاؤ۔ گویا آپؐ نے دیا کچھ نہیں۔ بس کہتے ہی رہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا یہ ردعمل بہت ناگوار گزرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے اپنا چہرہ مبارک ہٹا لیا اور وہاں ابوموسیٰ اشعری اور بلال کھڑے تھے ان کی طرف اپنا چہرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس نے تو خوشخبری قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے اب تم قبول کرلو۔ دونوں نے سنا تو فوراً بولے یا رسول اللہ! ہم نے قبول کر لی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا پیالہ منگوایا اور اس میں اپنا ہاتھ اور منہ دھویا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بچا ہوا پانی حضرت ابوموسیٰؓ اور حضرت بلالؓ کو دیتے ہوئے فرمایا تم دونوں اس پانی کو پی لو اور اپنے چہرے اور سینے پر بھی ڈال لو اور خوش ہو جاؤ۔ چنانچہ انہوں نے پیالہ لے کر ایسا ہی کیا۔

یہاں ازواجِ مطہرات کے اخلاص اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات سے برکت کے حصول کی تشنگی کا ایک عجیب اور قابلِ رشک نظارہ بھی نظر آتا ہے۔ لکھا ہے کہ قریب ہی خیمہ میں ام المومنین حضرت اُمِّ سَلَمَہ بھی تھیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سارا واقعہ حضرت ام سلمہ کے خیمے کے قریب ہی ہوا تھا۔ انہوں نے پردے کے پیچھے سے انہیں یعنی جو دو صحابہ تھے حضرت بلال اور حضرت ابوموسیٰ، اُن سے کہ اپنی ماں کے لیے بھی پانی بچانا۔ چنانچہ انہوں نے حضرت ام سلمہؓ کے لیے بھی کچھ پانی پیالے میں چھوڑ دیا۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الطائف ..... حدیث: 4328) (ماخوذ از دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلد 9 صفحہ 300 بزم اقبال لاہور)

روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بکریوں کا بہت بڑا ریوڑ دیکھا جو دو پہاڑوں کے درمیان ایک وادی میں تھا۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یہ مجھے دے دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر کسی توقف کے وہ اس کو دے دیا۔ وہ یہ ریوڑ لے کر اپنی قوم کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ لوگو! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ۔ وہ تو اتنا دیتا ہے کہ اس کو فقر اور فاقہ کا کوئی ڈر ہی نہیں ہوتا۔ سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ یہ واقعہ بھی اسی موقع کا ہے۔ یہ حدیث ہی کی روایت ہے۔ بہرحال اور واقعات بھی ہیں جو ان شاء اللہ آئندہ بیان ہوں گے۔ (صحیح مسلم کتاب الْفَضَائِلِ باب فی سخائہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث: 2312)

(دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلد 9 صفحہ 300 بزم اقبال لاہور)

اس وقت میں بعض مرحومین کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جمعہ کے بعد جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔

پہلا ذکر ہے مکرم فہیم الدین ناصر صاحب کا جو مبلغ سلسلہ رومانیہ تھے۔ گذشتہ دنوں باون سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے پڑدادا حضرت مرزا علم دین صاحب کے ذریعہ سے ہوا جنہوں نے بذریعہ خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی سعادت حاصل کی۔ قادیان کے قریب واقع گاؤں لودھی ننگل کے امام مسجد نور محمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر کے آئے۔ انہوں نے واپس گاؤں میں آ کر اعلان کیا کہ امام مہدی آ گئے ہیں اور سچے ہیں ان کو مان لو۔ اس کے بعد بذریعہ خط بیعت کرنے والوں میں مرزا علم دین بھی تھے۔ فہیم الدین ناصر صاحب نے جون 1996ء میں جامعہ پاس کیا۔ پھر ان کا پاکستان میں مختلف جگہوں پہ تقرر رہا اور پھر انہوں نے تفسیر قرآن میں تخصص بھی کیا۔ 2006ء میں ان کو رومانیہ بھجوایا گیا اور وفات تک یہ وہیں خدمت کی توفیق پاتے رہے۔

ان کی اہلیہ نصیرہ فہیم لکھتی ہیں کہ ایک مثالی شوہر تھے۔ میرے جذبات واحساسات کو میرے کچھ کہے بغیر جان لیتے تھے۔ بڑا خیال رکھنے والے باپ تھے۔ زندگی کے نمایاں پہلوؤں میں خدا تعالیٰ سے مضبوط تعلق، توکّل، عبادت، دعا، صبر، حوصلہ، حکمت، برداشت، خدمت دین کا شوق اور جذبہ، اپنے فرائض کی ادائیگی کا احساس اور مقررہ وقت پر ہر کام کو مکمل کرنا شامل ہے۔ خلافت سے گہرا محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ ہر ذاتی اور جماعتی کام سے پہلے خلیفہ وقت کی خدمت میں لکھتے تھے اور راہنمائی لیتے تھے اور افراد جماعت اور اپنے بچوں کی ہمیشہ اپنے عملی نمونے سے تربیت کی۔ سمجھانے کا انداز بہت اچھا تھا۔ بروقت نمازوں کی ادائیگی، تہجد اور نوافل پڑھنا آپ کا معمول تھا۔ بیماری کی شدت میں بھی نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ رہی اور آخر میں ان کو کینسر ہو گیا تھا تو جب بیماری شدت اختیار کر گئی اور بولنا بھی مشکل تھا تو اشارے سے کہا کہ کاپی لاؤ اور لکھا کہ عبادت اور خدا تعالیٰ کے حضور دعا ہر مشکل اور پریشانی میں اس کے آستانے پر جھکنا۔ نصیحت فرمائی اپنے بیوی بچوں کو کہ جو بھی ہو جائے تم نے اللہ کا در نہیں چھوڑنا۔ ہمیشہ تلقین کی کہ بس خدا سے مانگنا ہے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہی زندہ تعلق پیدا کرو۔ اسی سے دوستی کرو وہ تمہیں کبھی مشکل میں تنہا نہیں چھوڑے گا۔ تبلیغ اور جماعت کا تعارف کروانے کا موقع کبھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ اپنے ساتھ جماعتی تعارف پر لٹریچر اور فلائرز رکھتے تھے۔ ہسپتال کے ڈاکٹرز کے پاس جاتے تو ان کو بھی تبلیغ کرتے تھے اور اس بات پر بڑا شکر ادا کرتے تھے کہ میں ڈاکٹروں کو بھی تبلیغ کر کے آیا ہوں۔ ہر وقت چہرے پر رہنے والی مسکراہٹ تھی۔ بہت ملنسار تھے۔ آپ کی طبیعت کی وجہ سے ہر کوئی آپ کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ آپ کی وفات کا سن کے مشن ہاؤس کے پاس رہنے والے رومانین ہمسایوں نے روتے ہوئے اپنے جذبات کا اظہار کیا، بڑا صدمے کا اظہار کیا۔ بیماری کے دوران بھی اپنے فرائض منصبی بدستور انجام دیتے رہے یہاں تک کہ وفات سے دو دن پہلے جبکہ صحت نہایت کمزور تھی سانس لینے میں تنگی اور کھانا پینا بھی مشکل تھا جماعتی خطوط کا جواب لکھتے رہے اور کسی ارجنٹ ای میل کا جواب بھی دیا۔ ان کی خواہش یہ تھی کہ رومانیہ میں جماعت مضبوط ہو اور ملکی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب حکمت عملی کے ساتھ اس کے لیے کوشاں بھی رہتے تھے۔

بچوں سے کہتے تھے کہ تمہارا کردار اور طرز عمل ایسا ہونا چاہیے کہ تبلیغ کا ذریعہ بنے۔ رومانین زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ مکمل کرنا چاہتے تھے۔ ایک ڈیڑھ پارے کا ترجمہ مکمل کر چکے تھے لیکن دوسرے کاموں کی وجہ سے مزید کام نہیں ہو سکا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بھی ترجمہ کر رہے تھے۔ مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوکل رومانین افراد کے ساتھ جب بھی آپ کا ملنا ہوتا تو وہ رومانین لوگ یہی کہا کرتے تھے کہ ان کی زبان بہت شائستہ اور ادبی ہے جو عام طور پر یونیورسٹی میں پڑھانے والے پروفیسر بولتے ہیں۔ وہاں کے لوکل لوگ کہتے تھے کہ ہم نے کسی غیر رومانین کو اتنی اچھی اور عمدہ زبان بولتے نہیں دیکھا۔ بہت اچھی زبان تھی ان کی۔

ان کی والدہ صفیہ بیگم کہتی ہیں کہ مرحوم کے نانا اور نانی دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مربی صاحب اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ ہر کوئی اس کا ذکر کر رہا ہے۔ حسنِ سلوک اور صبر اور دینی کاموں کے شوق سے اللہ تعالیٰ نے ان کو نوازا تھا۔ کہتی ہیں بہت فرمانبردار بیٹا تھا۔ ان کے والد نے ان کی پیدائش سے پہلے خواب دیکھا تھا کہ انہوں نے ایک بچہ اٹھایا ہوا ہے اور اس کو دیکھ رہے ہیں کہ اس کی پیشانی پر چاند اور ستارہ بنا ہوا ہے۔ پھر کہتی ہیں مربی بنا تو تب ہمیں سمجھ آئی کہ ان شاء اللہ تعالیٰ یہ ایک دن ضرور چمکے گا۔ 2006ء میں یہ رومانیہ گئے تھے۔ رومانیہ کے پہلے مبلغ تھے اور زبان بھی انہوں نے سیکھی اور بہت عمدہ زبان سیکھی اور وہاں سے گریجوایشن کی ڈگری انہوں نے مکمل کی۔ جماعت کے لیے بڑا کام کیا۔ انہوں نے وہاں جماعت کو رجسٹرڈ کروایا۔ مشن ہاؤس قائم کیا اور اس وقت تک آرام سے نہیں بیٹھتے تھے جب تک روز کا روز کام مکمل نہ کر لیں۔

ان کے بھائی رفیع الدین کہتے ہیں میٹرک کے بعد خود ہی بغیر کسی کے کہے جامعہ میں چلے گئے اور وقف کو پھر بہت عمدہ رنگ میں نبھایا اور حقیقت میں نبھایا۔ چھٹی بھی نہیں لیتے تھے۔ کہتے ہیں رخصت بھی نہیں لیتے تھے سوائے ایک دفعہ رخصت لی جب ان کی چھوٹی ہمشیرہ فوت ہوئیں۔

ان کے بیٹے مرزا لبید کہتے ہیں کہ مَیں نے میڈیکل کالج میں داخلہ لیا تو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور مجھے فکر تھی کہ یہ تعلیم مکمل بھی کروں گا کہ نہیں۔ مجھے ہر روز فون کر کے ہمت دلاتے۔ درود شریف پڑھنے، تہجد پڑھنے، دعائیں کرنے کی تلقین کرتے۔ محنت کرنے کی تلقین کرتے اور اس طرح مجھے انہوں نے بہت encourage کیا۔

ان کے دوسرے بیٹے دانش کہتے ہیں کہ جو شخص بھی ایک دفعہ ان سے ملا ان کے وصال کی خبر سن کر رونے لگا اور کہنے لگا کہ وہ نہایت نیک اور پرہیزگار انسان تھے۔ بےحد شفقت کرنے والے تھے۔

لیٹویا کے مبلغ لکھتے ہیں کہ مرحوم بڑے محنتی، بااخلاق اور خوش مزاج تھے۔ ان کی عاجزی اور انکساری اور سادگی ہر انسان کو ان کا گرویدہ بنا لیتی۔ ان کی طبیعت میں ایک خاص گرمجوشی ہوتی تھی۔ چہرے پر مسکراہٹ رہتی تھی۔ ان کے ملک رومانیہ میں بعض دوسرے ممالک کے طلبہ بغرض تعلیم قیام پذیر تھے ان طلبہ سے بھی بہت شفقت اور پیار کا سلوک کرتے تھے۔

تصویر جاوید میڈیکل کالج کے طالبعلم تھے اب ڈاکٹر بن گئے ہیں۔ کہتے ہیں طلبہ کی روحانی تربیت کے لیے یونیورسٹیوں اور کالجوں میں جہاں احمدی طلبہ پڑھ رہے ہوتے تھے ٹرین یا بس پر کئی کئی گھنٹے سفر کر کے آتے تھے۔ جماعت کے پیسے بچانے کا انہیں بہت خیال رہتا تھا یہاں تک کہ گتوں سے اور مختلف چیزوں کو اکٹھا کر کے خود ہی ڈائس بھی بنا لیا تھا تا کہ جماعتی رقم بچ جائے۔ شدید بیماری میں بھی آخری لمحات تک انہوں نے بڑی مشکل کے باوجود نمازوں کا اہتمام کیا۔ بہت سادہ اور عاجز انسان تھے۔ ہمیں اور بچوں کو بھی انہوں نے شرافت اور عاجزی سکھانے کی کوشش کی۔

رومانیہ سے ایک عزیزم رومان شمس ہیں۔ کہتے ہیں امتحان بڑے مشکل تھے مجھے شک تھا کہ پاس نہیں کر پاؤں گا تو مربی صاحب مجھے تسلی دیتے تھے کہ آپ فکر نہ کرو۔ امتحان سے ہفتہ پہلے میں تمہیں ایسے نکات سمجھاؤں گا کہ تم انشاء اللہ کامیاب ہو جاؤ گے اور ان کا فائدہ ان کو ہوا۔

عدیل عدریان (Adrian) رومانیہ کے ایک نومبائع ہیں، کہتے ہیں میں انہیں ہسپتال میں لے کر آیا تو انہوں نے اگلے دن ایک جماعتی کام کے سلسلہ میں میری مدد طلب کی جس کے لیے قریبی شہر آنا تھا۔ جب ہم کام کے لیے گئے تو راستے میں مختلف موضوعات پر بات کرتے ہوئے ایک موقع پر چند منٹوں کے لیے مربی صاحب نے ایک جذباتی کیفیت میں مجھ سے کہا کہ اگر خدانخواستہ انہیں کچھ ہو جائے تو وہ یہیں دفن ہونا چاہتے ہیں تا کہ یہ یاد رہے کہ وہ

ارشاد باری تعالیٰ

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○

(بنی اسرائیل: 80)

ترجمہ: اور رات کے ایک حصہ میں بھی اس (قرآن) کے ساتھ تہجّد پڑھا کر۔
یہ تیرے لئے نفل کے طور پر ہوگا۔ قریب ہے کہ تیرا ربّ تجھے مقامِ محمود پر فائز کر دے۔

طالب دعا: SUJAUDDIN SK صاحب مرحوم، شیخ شمس الدین صاحب مرحوم (KHARAGPUR صوبہ بنگال)

یہاں رہے اور انہوں نے یہاں رہ کر ایک مثبت تبدیلی پیدا کی۔ پھر لکھتے ہیں کہ صحت مزید خراب ہونے کے باوجود ہمیشہ اپنے لیپ ٹاپ پر کام کر کے اور خود سے ایک خط لکھ کر اپنے کام کو جاری رکھنے کی پوری کوشش کرتے۔ ہمیشہ خدا کے دین اور دوسروں کے لیے زیادہ فکر مند رہتے تھے۔ اپنی آخری سانس تک کبھی ایک لمحے کے لیے بھی اپنے بارے میں نہیں سوچا۔ پھر یہ نومبائع لکھتے ہیں کہ میں نے مربی صاحب کو اپنا وقت اور نیند دوسروں کے لیے قربان کرتے ہوئے دیکھا۔ ہمیشہ اس بات پر شکر گزار رہتے کہ انہیں دوسروں کی خدمت کا موقع مل رہا ہے۔ کہتے ہیں میں نے کبھی ان کے منہ سے کسی کے بارے میں معمولی سی بھی بری بات نہیں سنی۔ رو رو کر نہ صرف اپنے اہل خانہ کے لیے بلکہ ہماری رومانیہ جماعت کے لیے اور اس کے اراکین کے لیے بھی دعائیں کیا کرتے تھے۔ کبھی ایک دن کی چھٹی نہیں لی اور نہ ہی کبھی زیادہ آرام کرنا چاہا کیونکہ وہ کہتے تھے کہ یہ ان کا فرض ہے کہ وہ جماعت کی ہر طرح سے بہترین صلاحیتوں کے ساتھ خدمت کریں چاہے اس کے لیے انہیں اپنی نیند یا صحت کی کتنی ہی قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔ ہمیشہ اپنا پورا توکل اللہ تعالیٰ پر کرتے۔ دوسروں کو بھی کثرت سے دعا کرنے اور اس کی مدد پر بھروسہ کرنے کی تلقین کرتے اور ترغیب دیتے۔ یہ نومبائع لکھتے ہیں کہ میرے لیے مربی صاحب صرف مربی ہی نہیں تھے بلکہ ایک والد کی طرح تھے۔ وہ میرے لیے غیر معمولی روحانی راہنما تھے اور ایک بہت اچھے اور قریبی دوست تھے۔

یہ ہیں مربی کی صفات جو اس نومبائع نے بیان کی ہیں اور یہی تربیت اور اپنا نمونہ ہے جو تبلیغ اور تربیت میں آسانیاں پیدا کرتا ہے اور نتائج پیدا کرتا ہے۔ غیر ملک میں دین کی خاطر قربان ہوئے اس لحاظ سے ان کا مقام بھی شہید کا مقام ہی ہے۔ آخری سانس تک اپنے عہد وفا کو نبھایا اور خوب نبھایا۔ ہمیشہ میں نے بھی دیکھا ہے ان کے چہرے پر مسکراہٹ ہی رہتی تھی۔ مولوی عبید اللہ صاحب جو ماریشس میں میدان عمل میں فوت ہو گئے تھے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا ذکر کرتے ہوئے جماعت کو بھی نصیحت فرمائی تھی کہ ایسے لوگ شہید ہوتے ہیں اور ہمیں مرحوم سے سبق لینا چاہیے۔ (ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 8 صفحہ 263-264 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 7 دسمبر 1923ء)

یقیناً فہیم ناصر مرحوم کا بھی ایسا ہی ایک کردار تھا۔ اور یہ نمونہ تھا جو ایک سبق ہے اور خاص طور پر واقفینِ زندگی کے لیے یہ سبق ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بیوی بچوں اور والدہ کو سب کو صبر عطا فرمائے۔

دوسرا ذکر مکرم عبد العلیم فاروقی صاحب کا ہے۔ عبد الرشید فاروقی صاحب کینیڈا کے بیٹے تھے۔ گذشتہ دنوں ان کی وفات ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ وفات بھی اس طرح ہوئی کہ تین مسلح افراد ان کے گھر میں داخل ہوئے۔ یہ اپنے کمرے میں سو رہے تھے۔ اہلیہ اور تین بچیاں نیچے تھیں۔ بیٹا بھی اپنے کمرے میں تھا۔ ڈاکوؤں نے سب کے فون لے لیے۔ مرحوم شور سن کر بیدار ہوئے۔ ایک ڈاکو آپ کے کمرے میں داخل ہو گیا۔ مرحوم نے ڈاکو کو ڈرانا چاہا تو اس وقت اس نے آپ کے ناک اور کندھے پر ایک ڈنڈے سے ضرب لگائی اور فرار ہو گیا۔ اس وقت مرحوم اپنے بیٹے کے کمرے کی طرف جانے لگے تو ایک ڈاکو جو سیڑھیوں کے پاس کھڑا تھا اس نے آپ پر دو فائر کیے۔ ایک گولی مرحوم کے دل کے قریب لگی اور جسم سے نکل کر دوسری طرف تک چلی گئی۔ موقع پر ہی آپ کی وفات ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ اور حضرت مولوی محمد حسین صاحب رضی اللہ عنہ کے پڑنواسے تھے۔ جماعت کے فعال ممبر تھے۔ پنجوقتہ نماز اور تہجد میں باقاعدہ تھے۔ پُرجوش داعی الی اللہ تھے۔ اپنے حلقہ میں بطور لوکل سیکرٹری تبلیغ خدمت کرنے کا موقع ملا۔ اس وقت حلقہ کے صدر کے طور پر خدمت کر رہے تھے۔ پسماندگان میں ان کی اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ زکریا خان صاحب مشنری انچارج ان کے عزیز تھے۔ وہ لکھتے ہیں کہ بڑے نیک طبع اور نافع الناس وجود تھے۔ ان کو ان کی اہلیہ نے بتایا کہ نماز تہجد میں باقاعدہ تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کو سنوار کر ادا کرتے۔ پُرجوش داعی الی اللہ تھے۔ اپنی مصروفیات کے باوجود دن رات جماعت کے کاموں میں مصروف رہتے۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ خلافت کے ساتھ گہرا وفا کا تعلق تھا۔

ان کی اہلیہ مریم صاحبہ لکھتی ہیں کہ اچھے شوہر تھے۔ ان سے میں نے زندگی میں بہت کچھ سیکھا۔ تبلیغ کرنے کا ان کو بہت شوق تھا اور حیران کن تبلیغ کا جذبہ تھا۔ ہمیشہ نئے نئے تبلیغی منصوبے سوچا کرتے تھے اور ان کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرتے۔ خلافت سے تعلق کا بھی انہوں نے لکھا ہے۔ پڑوسیوں کے ساتھ اہل محلہ کے ساتھ بڑا حسن سلوک تھا اور سب ان کے گرویدہ تھے۔ خوش مزاج تھے۔ شفیق تھے۔ گھر میں ہمیشہ باجماعت نماز ادا کرتے۔ بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتے۔ بیٹی عزیزہ عظمیٰ کہتی ہیں کہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے لے کر بڑی بڑی ضروریات تک فکر مند رہتے۔ سارا دن اپنا کام ہوتا تھا یا جماعت کے کاموں میں مصروف رہتے تب بھی رات کو سونے کے وقت ہمارے کمرے میں آ کر پوچھتے اور ہماری خبر گیری کرتے کہ کیسا وقت گزرا؟ نمازیں وغیرہ پڑھیں کہ نہیں؟ اپنے بارے میں بھی بتاتے۔ تو ایک دوستانہ ماحول ہمارے ساتھ تھا۔

بیٹے عزیزم کظیم کہتے ہیں۔ ہمارے لیے والد رول ماڈل تھے اور کہتے ہیں میں کوشش کروں گا ان شاء اللہ کہ ان کے رستے پہ چلوں۔ تبلیغ کے لیے ہم روزانہ ہر ہفتے اتوار کے دن جایا کرتے تھے۔ جہاں بھی موقع ملتا تبلیغی سٹال لگاتے اور مجھے انہوں نے حفظ قرآن بھی کروایا۔ شجر فاروقی صاحب جو یہاں ہیں ان کے یہ بھتیجے تھے۔ انہوں نے بھی یہی لکھا ہے ساری خوبیاں بیان کی ہیں۔ بڑے صاف دل، نیک سیرت اعلیٰ اخلاق کے مالک انسان تھے اور عمرہ بھی ان کو کرنے کی توفیق دی تو وہاں بھی لوگوں نے کہا کہ ہم نے ان میں عبادت میں شغف اور توجہ ایسی دیکھی ہے جو قابل تعریف ہے۔ بیٹیوں کی تربیت کی فکر ان کو رہتی تھی۔ پندرہ سال کی بیٹی تھی تو میرے سے پوچھا کہ اس کو فون لے کے دینا چاہیے کہ نہیں اور پھر جب میری ہدایات ان کو ملیں تو اس کے مطابق انہوں نے اس پر عمل کیا۔ ہر چیز کو باریکی سے دیکھنے والے تھے۔ لازمی چندوں کے علاوہ دیگر مالی تحریکات میں بہت وسیع حوصلے سے بڑھ چڑھ کر خدمت کرتے تھے۔ پاکستان میں غریبوں کی خدمت کے لیے بھی بڑی رقم بھجوایا کرتے تھے۔

ان کی والدہ بیان کرتی ہیں کہ میرا بچہ جماعت کا فدائی، خلافت سے والہانہ محبت رکھتا تھا۔ ہر چیز میں سچ کو اہمیت دیتا تھا۔ ہر چھوٹے بڑے سے محبت کا سلوک کرتا تھا۔ تبلیغ کا بڑا شوق تھا۔ ہر اتوار کو تبلیغ کے لیے جاتا۔ تہجد گزار اور دوسروں کی مدد کرنے والا تھا اور کہتی ہیں نماز باجماعت کا اتنا شوق تھا کہ بعض دفعہ مجھے اپنے کام سے فون کر کے کہتا تھا کہ اگر آپ نے نماز نہیں پڑھی تو انتظار کریں میں آ رہا ہوں ہم اکٹھے نماز پڑھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ والدہ اور بیوی بچوں کو صبر عطا فرمائے۔ ان کی اولاد ان کے نیک نمونے اور ان کی خواہشات پر چلنے والی ہو۔ (الفضل انٹرنیشنل ۱۷/اکتوبر ۲۰۲۵، صفحہ ۲ تا ۶)

......☆......☆......☆......☆......☆......

اعلان نکاح: از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 04/ اکتوبر 2025ء بعد نماز عصر مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل 07 نکاحوں کا اعلان فرمایا:

(1) مکرمہ ماہا محمود صاحبہ بنت مکرم افتخار محمود صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم علیم احمد بھٹی صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم ندیم احمد بھٹی صاحب مرحوم (جرمنی)

(2) مکرمہ فریحہ فیض صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم حافظ فیض اللہ ناصر صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم آفاق احمد تنویر صاحب ابن مکرم مبشر احمد صاحب (یوکے)

(3) مکرمہ مدیحہ مبارک چیمہ صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم مبارک احمد چیمہ صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم شاہ حارث احمد صاحب ابن مکرم مبارک احمد صاحب (کینیڈا)

(4) مکرمہ علیشہ حفصہ خان صاحبہ بنت مکرم خالد محمود خان صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم فرقان خالد صاحب ابن مکرم خالد رشید صاحب (یوکے)

(5) مکرمہ صفیہ حنیفہ ناصر صاحبہ بنت مکرم سید محمد شعیب ناصر صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم حارث احمد صاحب ابن مکرم رفیق احمد صاحب (یوکے)

(6) مکرمہ ماہین قمر صاحبہ بنت مکرم قمر احمد عابد صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم سحاب مبشر صاحب ابن مکرم محمود مبشر صاحب (یوکے)

(7) مکرمہ حانیہ سعید صاحبہ بنت مکرم سعید احمد خان صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم مبارز احمد ربانی صاحب ابن مکرم ملک عابد ربانی صاحب (یوکے)

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز طرفین کیلئے مبارک فرمائے اور نئے رشتے کے بندھن میں بندھنے والوں کو دین و دنیا کے ثمرات سے نوازے۔ آمین۔

☆......☆......☆

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سچائی نیکی کی طرف اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے
اور جو انسان ہمیشہ سچ بولے اللہ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے

(مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب)

طالبِ دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں مَیں
اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کیلئے دُعا نہیں کرتا

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 562)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ
کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دُور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 266، ایڈیشن 1984ء)

طالبِ دُعا: افرادِ خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

بقیہ حضور انور کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی ملاقات از صفحہ نمبر 02

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مَیں دو ہی مقصد لیکر آیا ہوں۔ ایک یہ کہ بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا اور اس کا صحیح عبد بنانا اور دوسرا یہ کہ انسان انسانیت کے حقوق ادا کرے، دوسرے کا حق ادا کرے۔ عبادت کا حق ادا کرو اور جو اللہ تعالیٰ نے احکامات دیئے ہیں، ان کو پورا کرنے کی کوشش کرو۔ اس میں پہلی چیز نماز اور دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت نمازیں فرض کی ہیں، ان کو ادا کرو۔ اس میں روکر دعا مانگو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح رستے پر چلائے۔ اللہ تعالیٰ نے نماز کی ہر رکعت میں شروع میں ہی سورۂ فاتحہ پڑھنے کا حکم دے دیا ہے، جس میں ہم بار بار اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۔صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ کہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے رستے پر چلا۔ ان لوگوں کے رستے پر جن پر تیرا انعام ہوا، نہ وہ جو بگڑ گئے یا نہ وہ جو گمراہ ہوگئے، یا وہ جو تیری سزا کا موجب بن گئے۔ ایسے لوگوں میں سے ہم نہ بنیں۔

مَیں نے پچھلے دنوں میں مختلف دعائیں بھی بتائی تھیں کہ درود شریف اور اِستغفار اور رَبِّ كُلُّ شَيۡءٍ خَادِمُكَ پڑھو۔ جب یہ دعا کروگے، غور کر کے پڑھو گے تو تم لوہے کے ایک محفوظ قلعہ میں آجاؤ گے۔ اپنے آپ کو محفوظ کرنے کے لئے درود شریف پڑھو اور نیک کام کرو۔ تو اللہ کے قریب ہونا ہی ہمارا کام ہے اور جب ہم اللہ کے قریب ہوں گے تو پھر اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں بھی سنے گا اور ہمیں اس آگ سے بچالے گا جو دنیا میں پڑ رہی ہے۔

قائد مجلس Rödermark نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق ایک وقت آئے گا کہ لوگ جوق در جوق احمدیت میں داخل ہوں گے۔ ہم اس کی تیاری کے لئے ابھی کیا کر سکتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ وہ وقت ہماری زندگیوں میں ہی لے آئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارے پر تین سَو سال نہیں گزریں گے جب تم دیکھو گے کہ دنیا کی ایک بڑی تعداد اسلام احمدیت میں داخل ہو جائے گی۔ تو ابھی ہمیں ایک سَو تیس سال ہو گئے ہیں ضروری نہیں ہے کہ دو سَو نوے سال کے بعد ہی احمدیت پھیلے۔ ہم کوشش کریں، اگر اپنے اعمال ٹھیک رکھیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں، اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں، اپنی روحانیت میں بڑھنے کی کوشش کریں، اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے کی کوشش کریں، جس طرح مَیں نے ابھی بتایا، اپنے ہمسایوں اور لوگوں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کریں، جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے تھے، عبادت کے معیار اونچے کریں تو اللہ تعالیٰ اس سے پہلے بھی ہمیں وہ دن دکھا سکتا ہے۔

لیکن اس کیلئے ہمیں اپنے نمونے قائم کرنے ہونگے۔ یہ نہیں کہ ہم تو صبح سے لیکر شام تک انٹرنیٹ پر اپنی مرضی کے پروگرام دیکھتے رہیں، یا گیمیں کھیلتے رہیں، یا سوشل میڈیا پر بکواس سنتے رہیں اور بکواس کرتے رہیں اور پھر کہیں کہ اللہ میاں فتح نہیں آئی۔ فتح کہاں سے آئے گی؟ فتح تو آئے گی اللہ تعالیٰ کے سامنے سر جھکانے سے اور اسکے پیغام کو پہنچانے سے۔

ہاں! سوشل میڈیا کا استعمال کرنا ہے تو تبلیغ کرنے کے لئے کرو۔ لوگ جرمنی میں اسلام کے خلاف ہوگئے ہیں، اسلاموفوبیا ہوگیا ہے، تو یہ سارے خدام اگر مل جائیں، بارہ ہزار خدام اگر سوشل میڈیا پر جا کر اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچائیں کہ بندوں کے حق ادا کرو، اللہ تعالیٰ یہ کہتا ہے میری عبادت کرو، تمہارے بچنے کیلئے یہ ذریعہ ہیں۔ اگر یہ بھر مار کردو تو سارے جرمنی کو تم cover کرلو گے۔ کسی کو پھر یہ کہنے کی شکایت بھی نہیں رہے گی کہ مجھ تک پیغام نہیں پہنچا۔

فرمایا: کل ہی بتایا تھا کہ صحابہؓ بھوکے رہ رہے تھے، کپڑے اتنے تھے کہ سردی سے بچنے کے لئے نہیں، باہر بیٹھے ہوئے زبانیں تک جم گئی تھیں، بول نہیں سکتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر بھی نہیں بول سک رہے تھے۔ اس وقت پھر کیا ہوا؟ اللہ تعالیٰ نے کہا فتح آرہی ہے، فکر نہ کرو۔ فِيۡ دِيۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجًا، دین میں فوج در فوج لوگ آئیں گے اور وہ پھر آئے۔ تو یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے، کیونکہ آپؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کی حیثیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو پھیلانے کے لئے آئے ہیں۔

قائد مجلس بیت الباقی نے دریافت کیا کہ پیارے حضور! وہ خدام بھائی جن کا کئی سال کا چندہ بقایا ہے اگر وہ کہتے ہیں کہ ہمارا بقایا معاف کر دیا جائے تو ہم چندہ دینا شروع کر دیں گے، ایسے بھائیوں کے ساتھ ہم کیسے deal کر سکتے ہیں؟

حضور انور نے اس پر فرمایا کہ بڑے ایماندار لوگ ہیں۔ ان کو تو شاباش دو اور ان کو عزت دو، ان کا احترام کرو کہ تم نے سچ بولا اور اپنی حالت بتا دی کہ پچھلا بقایا ہم دے نہیں سکتے اور وہ ختم کر دو۔ تو صدر مجلس کو اختیار ہے کہ وہ ان کا چندہ ختم کر دے اور آئندہ سے ان سے کہو کہ باقاعدگی سے اپنی آمد کے مطابق دیتے رہیں۔ خدام الاحمدیہ کے چندے کی بات نہیں، جماعتی چندے بھی اگر کوئی سمجھتا ہے کہ مَیں نہیں دے سکتا اور معاف کر دیے جائیں تو وہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ لیکن ایک شرط دیکھی جاسکتی ہے، کیونکہ اس کا معیار چندے کا وہ نہیں ہے، اس لئے وہ دو یا تین سال کے لئے عہدیدار نہیں بن سکتا۔

جماعت احمدیہ ظالم نہیں ہے کہ ایک بندہ بھوکا مر رہا ہے اور کہنا کہ نہیں تم نے چندہ ضرور دینا ہے۔ جو نہیں دے سکتا، وہ ایمانداری سے لکھ کے دے دے کہ مَیں نہیں دے سکتا یا مَیں کم شرح سے دے سکتا ہوں۔ اگر جماعتی چندہ بھی ہے اور وہ کہتا ہے کہ مَیں 16 / 1 نہیں دے سکتا، اس سے کم دینا چاہتا ہے تو دے دے۔ اگر کوئی معاف کروانا چاہتا ہے، تو پچھلا معاف ہو جاتا ہے، پھر آئندہ سے وہ دیتا رہے۔ اگر یہ کہے کہ میرے میں اتنی بھی ہمت نہیں ہے کہ مَیں باقاعدہ دے سکوں، تو اگر ایک فیصد ہے تو آدھا فیصد دے دے۔ صدر خدام الاحمدیہ اس کی اجازت دے سکتے ہیں۔ سوائے وصیت کے چندے کے۔ وصیت میں کیونکہ اس نے ایک عہد کیا ہوتا ہے کہ مَیں یہ دونگا اور خود اپنی مرضی سے ایک عہد کیا ہوتا ہے، اس لئے وہ لازمی ہے اور اتنا دینا پڑتا ہے۔ باقی چندہ عام بھی معاف ہو جاتا ہے، خدام الاحمدیہ کا چندہ تو معمولی چیز ہے۔ ان کو قریب لاؤ، صرف چندے کی وجہ سے ایک احمدی کا ایمان ضائع نہیں ہونا چاہئے، جب وہ ایمان میں بڑھے گا تو وہ چندہ دینے کی خود بخود عادت پیدا کر لے گا۔

بہت سارے لوگ ہیں جو مجھے لکھتے ہیں کہ ہمارا چندہ معاف کر دیں تو مَیں معاف کر دیتا ہوں۔ بعض لوگوں کا چھ مہینے کے بعد دوبارہ خط آجاتا ہے کہ ہمارے سے غلطی ہوگئی، ہم نے چندہ معاف کروایا، ہم پورا چندہ دیں گے کیونکہ اس کے بعد سے ہمارے کام میں بے برکتی پڑگئی ہے۔ تو ہمیں اپنا وہ پہلا حکم وہ کینسل کر دیں اور ہمیں اجازت دیں کہ ہم پورا چندہ دیا کریں۔

ریجنل ناظم خدمت خلق نے سوال کیا کہ موجودہ حالات میں، جہاں مغربی معاشرے میں اسلام کے خلاف نفرت پھیل رہی ہے، خدام کو تبلیغ کے لئے کون سے مناسب طریقے اپنانے چاہئیں۔ ایسے حالات میں لوگوں کو اسلام کی طرف کیسے مائل کیا جاسکتا ہے؟

حضور انور نے اسکے جواب میں اسلام کی حقیقی تعلیمات کو پہنچانے کیلئے ذاتی نمونہ قائم کرنیکی اہمیت پر زور دیا۔ فرمایا اگر مسلمان محبّت، ہمدردی اور امن کا مظاہرہ کریں اور اللہ کے حقوق کے ساتھ اس کی مخلوق کے حقوق کو بھی ادا کریں، جیسا کہ جماعت مسلسل کوشش کرتی ہے، تو لوگ یہ پہچان لیں گے کہ اسلام میں ظلم کبھی بھی جائز نہیں رہا۔

حضور انور نے اسلام کے پیغام کو جو کہ امن، محبّت، اور صلح کی تعلیم دیتا ہے، عام کرنے کی ہدایت فرمائی اور ان غلط فہمیوں کو دُور کرنے پر زور دیا جو اسلام کو بدنام کرتی ہیں۔ نیز وضاحت فرمائی کہ اسلام نے کبھی بھی جارحانہ کارروائیاں نہیں کیں اور نہ ہی ظلم وستم روا رکھا۔ یہاں تک کہ جنگ کے دوران بھی سخت اخلاقی اصول قائم کیے گئے تھے کہ نہ تو عورتوں، پادریوں، بچوں یا غیر جنگجوؤں کو نقصان پہنچایا جائے اور نہ ہی ذاتی یا قدرتی املاک کو تباہ کیا جائے اور ہر قسم کے ظلم سے بچا جائے۔

حضور انور نے توجہ دلائی کہ بنیادی کام یہ ہے کہ امن کا پیغام زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جائے۔ دوسروں کو بتایا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسلمانوں اور دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کی راہنمائی کے لئے بھیجا ہے تا کہ وہ امن اور محبّت کی راہ پر چلیں۔ انتقام اور بدلہ لینے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

حضور انور نے جہاد کے بارے میں غلط فہمیاں دُور کرتے ہوئے وضاحت فرمائی کہ جماعت احمدیہ مسلمہ جہاد کے حق میں ہے اگر اس کی صحیح تفہیم کی جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ سے واپس آتے ہوئے فرمایا کہ چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف منتقل ہونا چاہئے یعنی قرآن مجید کے ذریعے اسلام کو پھیلانے اور ذاتی اصلاح کی جدوجہد نہ کہ ظاہری جنگ کے ذریعے۔ تلوار کے استعمال کی اجازت صرف ذاتی دفاع میں دی گئی تھی۔

حضور انور نے تبلیغ کی اہمیت پر زور دیا، کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خاص طور پر اس کیلئے بھیجے گئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ

دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اب جنگ اور قتال دین کیلئے حرام ہیں۔ مذہبی مقاصد کے لئے جنگوں کا خاتمہ ہو چکا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تا کہ ایسے تنازعات کا خاتمہ کریں، جیسا کہ حدیث میں ذکر ہے کہ مسیح موعود جنگوں کا خاتمہ کرے گا، اس لئے دین کی پُرامن تبلیغ پر زور دیا گیا۔

حضور انور نے خدام کو ترغیب دلائی کہ اگر انکی تعداد بارہ ہزار ہے اور ہر ایک اگر سَو لوگوں کو پیغام پہنچانے کی ذمہ داری لے تو وہ ایک سال میں بارہ لاکھ افراد تک پہنچ سکتے ہیں۔ یہ کوشش ایک غیر معمولی اثر مرتب کرسکتی ہے۔ بایں ہمہ حقیقی خادمِ دین بننے کے لئے انہیں اس تناظر میں منصوبہ بندی کرنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا، آپ کی تعداد بارہ ہزار ہے، اگر بارہ ہزار افراد تبلیغ شروع کریں تو ان کے اندر انقلاب پیدا کرنے کی صلاحیت ہے۔ اگر آپ اس انقلابی کوشش کے لئے عزم کریں تو یہ واقعی ممکن ہے۔ اگر ہر ایک سَو افراد تک پہنچنے کی ذمہ داری لے تو صرف ایک سال میں یہ بارہ لاکھ لوگوں کی تعداد بنتی ہے۔ آپ نے ایک سال میں بارہ لاکھ افراد تک پیغام پہنچا دیا۔ اور جب آپ یہ پیغام بارہ لاکھ لوگوں تک پہنچائیں گے تو وہ بارہ لاکھ آگے بڑھیں گے، جو اٹھاون لاکھ تک پہنچ جائیں گے۔ لہٰذا منصوبہ بندی کریں۔ یہ خدام الاحمدیہ کا کام ہے۔ آپ خود کو خدام الاحمدیہ کہتے ہیں یعنی احمدیت کے خادم، اس لئے دین کے حقیقی خادم بنیں۔

ملاقات کے اختتام پر حضور انور نے از راہِ شفقت خدام کو گروپ تصویر بنوانے کا شرف بخشا اور اس طرح سے یہ ملاقات بخیر وخوبی انجام پذیر ہوئی۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 19 اکتوبر 2024ء)

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

سب کا وہی سہارا رحمت ہے آشکارا ۞ ہم کو وہی پیارا دِلبر وہی ہمارا

اُس بِن نہیں گزارا غیر اُس کے جھوٹ سارا ۞ یہ روز کر مبارک سُبۡحٰنَ مَنۡ یَّرَانِی

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ رضی اللہ عنہ)

اِسلام کی امن اور جنگ کی طاقت کا مقابلہ

صلح حدیبیہ اسلامی تاریخ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے اہم ترین واقعات میں سے ہے جس کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک نیا دور شروع ہوتا ہے۔ اس نئے دور کا آغاز غزوہ احزاب سے ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَلْآنَ نَغْزُوْھُمْ وَلَا یَغْزُوْنَنَا۔ یعنی ”آئندہ قریش مکہ پر ہم چڑھائی کریں گے مگر انہیں مدینہ کے خلاف چڑھائی کرنے کی ہمت نہیں ہوگی۔“ اس نئے دور کی تکمیل صلح حدیبیہ سے ہوئی جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کفار مکہ کے درمیان ایک باقاعدہ معاہدہ کے ذریعہ لڑائی کا سلسلہ ختم ہوگیا اور انیس سال کی طویل کشمکش کے بعد جو شروع میں جابرانہ تشدد اور تعذیب کا رنگ رکھتی تھی اور آخر میں باقاعدہ جنگ کی صورت اختیار کرگئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کے لئے کم ازکم جہاں تک اہل مکہ کا تعلق تھا امن کا ماحول قائم ہوگیا۔ سو اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھی اسلام کی اس انیس سالہ خون آلود زندگی پر نظر ڈال کر دیکھیں کہ ان انیس سالوں میں اسلام نے کس رنگ میں ترقی کی اور اس کے بعد امن کے دور میں (امن سے مراد نسبتی امن ہے کیونکہ گو مکہ کے ساتھ صلح ہوگئی تھی مگر عرب کی دوسری قومیں ابھی تک اسلام کے خلاف برسرپیکار تھیں) اسلام کی ترقی نے کیا صورت اختیار کی؟ یہ ایک نہایت لطیف مقابلہ ہوگا جس سے ہر انصاف پسند محقق اور مبصّر کو اسلام کی امن اور جنگ کی طاقت کے موازنہ کا بہت اچھا معیار حاصل ہوسکے گا۔

یہ ظاہر ہے کہ اسلام کی ابتدائی مردم شماری کا ریکارڈ موجود نہیں ہے اس لئے ہمیں لازماً اسلام کی ترقی کی رفتار کا اندازہ اس تعداد سے لگانا ہوگا جو ابتدائی اسلامی لڑائیوں میں شریک ہوتی رہی ہے اور نسبتی ترقی کو دیکھنے کے لئے یہ طریق کافی تسلی بخش ہے۔ سو چھوٹے چھوٹے درمیانی واقعات کو چھوڑتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام کی سب سے پہلی لڑائی میں یعنی جنگ بدر کے موقع پر جو 2ہجری میں ہوئی مسلمان مجاہدین کی تعداد باختلاف روایت تین سو دس سے لے کر تین سو انیس تک تھی۔ اس کے بعد اُحد کی لڑائی 3ہجری میں ہوئی اور اس میں شریک ہونے والے مسلمانوں کی تعداد سات سو تھی۔ اُحد کے بعد بڑی لڑائی غزوہ خندق تھی جو 5ہجری میں ہوئی۔ اس لڑائی میں گو خندق وغیرہ کے کھودنے کے کام پر بچے اور بوڑھے سب مسلمان ملا کر کل تعداد تین ہزار ہوگئی تھی، کیونکہ یہ لڑائی ہوئی بھی گویا مدینہ کے اندر تھی اور گھر سے باہر نکلنے کا سوال نہیں تھا مگر غالباً عملاً لڑائی کے وقت صرف ایک ہزار مسلمان شریک ہوئے تھے۔ اس کے بعد 6ہجری میں صلح حدیبیہ کا غزوہ پیش آیا جس میں مسلمانوں کی تعداد چودہ سو بیان ہوئی ہے۔ یہ کل انیس سال ہوئے کیونکہ قریباً تیرہ سال مکی زندگی والے اور قریباً چھ سال صلح حدیبیہ تک کی مدنی زندگی والے ملا کر کل انیس سال بنتے ہیں۔ گویا ان انیس سالوں میں جو ابتداءً مکہ کے جابرانہ تشدّد اور بعد میں باقاعدہ لڑائی کی حالت میں گزرے اسلام کل چودہ سو مسلمان جوان پیدا کرسکا۔ اس کے بعد امن اور صلح کا زمانہ آتا ہے۔ اس میں مسلمانوں کی تعداد نے جو ترقی کی اس کا اندازہ اس تعداد سے ہوسکتا ہے جو صلح حدیبیہ کے دو سال بعد یعنی 8ہجری میں فتح مکہ کے موقع پر شریک ہوئی۔ یہ تعداد مسلّمہ طور پر دس ہزار تھی۔ گویا جہاں جنگ کے زمانہ میں انیس سال کی طویل جدوجہد نے صرف چودہ سو مسلمان پیدا کئے وہاں اس کے بعد امن کے زمانہ میں دو سال کی پرامن تبلیغ نے اس تعداد میں آٹھ ہزار چھ سو کا اضافہ کردیا۔ یہ حیرت انگیز فرق اس طرح پیدا ہوا کہ ایک طرف تو جنگ کے زمانہ میں کافروں اور مسلمانوں کے درمیان باہم میل ملاقات کا بہت کم موقع ملتا تھا اس لئے اسی نسبت سے کفار کو اسلام کی دلکش تعلیم کے سننے اور اس سے متاثر ہونے کا موقع بھی بہت کم میسر آتا تھا اور دوسری طرف جو لوگ جنگ کے زمانہ میں اسلام کی تعلیم سے متاثر ہوتے تھے ان میں سے بھی اکثر اس زمانہ کی غیر معمولی تکالیف اور مشکلات کو دیکھتے ہوئے آگے آنے سے ڈرتے تھے، لیکن جب جنگ ختم ہونے سے صلح کا ماحول قائم ہوا تو گویا وہ بھاری بند جو اسلام کے دریا کے بہاؤ کو روکے ہوئے تھا یکلخت ٹوٹ کر گر گیا اور اسلام کے حیات افزا پانیوں کو کھلا رستہ ملنے سے اسلام نے وہ حیرت انگیز ترقی کی جو ہمارے سامنے ہے۔ کیا اس واضح نظارے کو دیکھتے ہوئے کوئی منصف مزاج انسان یہ اعتراض منہ پر لاسکتا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے؟ دیکھو اور غور کرو کہ جب تلوار نیام سے باہر تھی تو انیس سال کی طویل جدوجہد نے صرف چودہ سو مسلمان پیدا کئے لیکن جب یہ تلوار نیام کے اندر آگئی تو دو سال کے قلیل عرصہ نے ساڑھے آٹھ ہزار انسانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا ڈالا۔ یہ وہ ٹھوس اور بولتے ہوئے اعداد و شمار ہیں جن پر کسی متعصب سے متعصب انسان کا تعصب بھی پردہ نہیں ڈال سکتا۔

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 788 تا 789، مطبوعہ قادیان 2006)

❀❀❀

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ نمبر 01

صلیبی موت سے بچالیا اور چونکہ اس کے بعد وہ اپنے ملک میں نہیں رہ سکتے تھے کیونکہ حکومت کی طرف سے جسے پھانسی کا حکم مل چکا ہو وہ اگر بچ بھی رہے تو دوبارہ تختۂ دار پر لٹکایا جاتا ہے۔ اس لئے انہوں نے اس ملک کو چھوڑ دیا اور باوجود اس کے کہ فلسطین سے افغانستان اور کشمیر تک کا راستہ بڑا ہولناک تھا پھر بھی وہ ہجرت کرکے ان ممالک میں آئے اور جیسا کہ قرآن کریم بتاتا ہے اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے کشمیر کو دارالہجرت بنایا جو ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِیْنٍ کا مصداق تھا۔ یعنی وہاں انہوں نے بغیر کسی مزاحمت کے امن و عافیت کے ساتھ رہائش اختیار کرلی۔ اور پھر یہ جگہ ایسی تھی جہاں نہ صرف صاف پانی کے چشمے تھے بلکہ یہ علاقہ اپنی ٹھنڈک اور سرسبزی و شادابی میں ملک شام کی مانند تھا جہاں پہنچ کر اُنکی تمام کلفتیں دور ہوگئیں اور وہ ایک سو بیس سال کی عمر تک خدا تعالیٰ کا پیغام لوگوں کو پہنچاتے رہے اور آخر انہوں نے یہیں وفات پائی اور سری نگر کے محلہ خانیار میں دفن ہوئے جہاں آج تک اُن کی قبر پائی جاتی ہے۔

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 177، مطبوعہ قادیان 2010)

❀❀❀

بے پردگی کا بڑھتا ہوا رجحان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

” جب دولہا آئے اور خواہ وہ غیر ہی کیوں نہ ہو محلّہ کی عورتیں اس سے پردہ کرنا ضروری نہیں سمجھتیں اور کہتی ہیں اس سے کیا پردہ ہے اور پھر صرف یہی نہیں کہ پردہ نہیں کرتیں بلکہ اس سے مخول اور ہنسی بھی کرتی ہیں۔ غرض بہت سی اس قسم کی باتیں ہیں کہ شادی کے معاملہ میں شریعت کی خلاف ورزی کی جاتی ہے، حالانکہ یہی ایسا معاملہ ہے کہ اس کے متعلق بہت زیادہ احتیاط کے ساتھ شریعت کی پابندی کرنی چاہئے تھی۔“ (خطبات محمود جلد سوئم صفحہ 71)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

”جو قباحتیں راہ پکڑ رہی ہیں ان میں سے ایک بے پردگی کا عام رجحان بھی ہے جو یقیناً احکام شریعت کی حدود پھلانگنے کے قریب ہوچکا ہے اور شادی والوں کی اس معاملہ میں بے حسی کو بھی ظاہر کرتا ہے کیونکہ معزز مہمانوں میں بہت سی حیادار پردہ دار بیبیاں ہوتی ہیں۔ بے دھڑک انٹ سنٹ فوٹوگرافروں یا غیر ذمہ دار اور غیر محرم مردوں کو بلاکر تصویریں کھنچوانا اور یہ پرواہ نہ کرنا کہ یہ معاملہ صرف خاندان کے قریبی حلقے تک ہی محدود ہے اس بارہ میں واضح طور پر بار بار نصیحت ہونی چاہئے کہ آپ نے اگر اندرون خانہ کوئی ویڈیو وغیرہ بنانی ہے تو پہلے مہمانوں کو متنبہ کردیا جائے اور صرف محدود خاندانی دائرے میں ہی شوق پورے کئے جائیں۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ 26 جون 2002، صفحہ نمبر 4) (شعبہ رشتہ ناطہ نظارت اصلاح ارشاد مرکزیہ قادیان)

سالانہ اجتماعات ذیلی تنظیمات 2025ء

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال تینوں ذیلی تنظیمات مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، مجلس انصار اللہ بھارت اور لجنہ اماء اللہ بھارت کے قادیان دارالامان میں سالانہ مرکزی اجتماعات کے لئے مورخہ 24، 25، 26 اکتوبر 2025ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی ازراہِ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شمولیت کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے،
پس اللہ تعالیٰ سے محبت اور رسولؐ سے محبت کا تقاضا ہے
کہ قربانی میں ہمارے قدم ہمیشہ آگے بڑھتے رہیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12/جنوری 2007ء)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

HOTEL FIRDOUS

SALANDI BY PASS (BHADRAK)
Nearest to Bus Stand & Railway Station
A/C & Non A/C Rooms, Marriage & Confrence Hall, Laundry Facility
Landline : 06784-240620 Mobile : 9078517843, 7852974737

طالب دعا : شیخ طاہر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

تذکارِ مہدی

سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی سیرت طیبہ سے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی روایات

مرتبہ مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات

1908ء کا ذکر میرے لئے تکلیف دہ ہے وہ میری کیا سب احمدیوں کی زندگی میں ایک نیا دور شروع کرنے کا موجب ہوا۔ اس سال وہ ہستی جو ہمارے بے جان جسموں کے لئے بہ منزلہ روح کے تھی اور ہماری بے نور آنکھوں کے لئے بہ منزلہ بینائی کے تھی اور ہمارے تاریک دلوں میں بہ منزلہ روشنی کے تھی ہم سے جدا ہوگئی۔ یہ جدائی نہ تھی ایک قیامت تھی۔ پاؤں تلے سے زمین نکل گئی اور آسمان اپنی جگہ پر سے ہل گیا۔ اللہ تعالیٰ گواہ ہے اس وقت نہ روٹی کا خیال تھا نہ کپڑے کا صرف ایک خیال تھا کہ اگر ساری دنیا بھی مسیح موعود علیہ السلام کو چھوڑ دے تو میں نہیں چھوڑوں گا اور پھر اس سلسلہ کو دنیا میں قائم کروں گا۔ میں نہیں جانتا میں نے کس حد تک اس عہد کو نباہا ہے مگر میری نیت ہمیشہ یہی رہی ہے کہ اس عہد کے مطابق میرے کام ہوں۔

(یاد ایام۔ انوار العلوم جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 368)

محمود کا خط تو میرے سے ملتا جلتا ہے

میری تعلیم کے سلسلہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا ہے۔ آپؓ چونکہ طبیب بھی تھے اور اس بات کو جانتے تھے کہ میری صحت اس قابل نہیں کہ میں کتاب کی طرف زیادہ دیر تک دیکھ سکوں اس لئے آپؓ کا طریق تھا کہ آپؓ مجھے اپنے پاس بٹھالیتے اور فرماتے میاں میں پڑھتا جاتا ہوں تم سنتے جاؤ۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ بچپن میں میری آنکھوں میں سخت ککرے پڑ گئے تھے اور متواتر تین چار سال تک میری آنکھیں دکھتی رہیں اور ایسی شدید تکلیف ککروں کی وجہ سے پیدا ہوگئی کہ ڈاکٹروں نے کہا کہ اس کی بینائی ضائع ہوجائے گی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میری صحت کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنی شروع کردیں اور ساتھ ہی آپؑ نے روزے رکھنے شروع کردیئے۔ مجھے اس وقت یاد نہیں کہ آپؑ نے کتنے روزے رکھے بہرحال تین یا سات روزے آپؑ نے رکھے جب آخری روزے کی افطاری کرنے لگے اور روزہ کھولنے کے لئے منہ میں کوئی چیز ڈالی تو یکدم میں نے آنکھیں کھول دیں اور میں نے آواز دی کہ مجھے نظر آنے لگ گیا ہے لیکن اس بیماری کی شدّت اور اس کے متواتر حملوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ میری ایک آنکھ کی بینائی ماری گئی چنانچہ میری بائیں آنکھ میں بینائی نہیں ہے۔ میں رستہ تو دیکھ سکتا ہوں مگر کتاب نہیں پڑھ سکتا۔ دو چار فٹ پر اگر کوئی ایسا آدمی بیٹھا ہو جو میرا پہچانا ہوا ہو تو میں اس کو دیکھ کر پہچان سکتا ہوں لیکن اگر کوئی بے پہچانا بیٹھا ہو تو مجھے اس کی شکل نظر نہیں آسکتی۔ صرف دائیں آنکھ کام کرتی ہے مگر اس میں بھی ککرے پڑ گئے اور وہ ایسے شدید ہوگئے کہ کئی کئی راتیں میں جاگ کر کاٹا کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے استادوں سے کہہ دیا تھا کہ پڑھائی اس کی مرضی پر ہوگی۔ یہ جتنا پڑھنا چاہے پڑھے اور اگر نہ پڑھے تو اس پر زور نہ دیا جائے کیونکہ اس کی صحت اس قابل نہیں کہ یہ پڑھائی کا بوجھ برداشت کرسکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بارہا مجھے صرف یہی فرماتے کہ تم قرآن کا ترجمہ اور بخاری حضرت مولوی صاحب سے پڑھ لو۔ اس کے علاوہ آپؑ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ کچھ طب بھی پڑھ لو کیونکہ یہ ہمارا خاندانی فن ہے۔ ماسٹر فقیر اللہ صاحب جن کو خدا تعالیٰ نے اسی سال ہمارے ساتھ ملنے کی توفیق عطا فرمائی ہے وہ ہمارے حساب کے استاد تھے اور لڑکوں کو سمجھانے کے لئے بورڈ پر سوالات حل کیا کرتے تھے لیکن مجھے اپنی نظر کی کمزوری کی وجہ سے وہ دکھائی نہیں دیتے تھے کیونکہ جتنی دور بورڈ تھا اتنی دور تک میری بینائی کام نہیں دے سکتی تھی اور پھر زیادہ دیر تک میں بورڈ کی طرف یوں بھی نہیں دیکھ سکتا تھا کیونکہ نظر تھک جاتی۔ اس وجہ سے میں کلاس میں بیٹھنا فضول سمجھا کرتا تھا۔ کبھی جی چاہتا تو چلا جاتا اور کبھی نہ جاتا۔ ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس میرے متعلق شکایت کی کہ حضور یہ کچھ نہیں پڑھتا کبھی مدرسہ میں آجاتا ہے اور کبھی نہیں آتا۔ مجھے یاد ہے جب ماسٹر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس یہ شکایت کی تو میں ڈر کے مارے چھپ گیا کہ معلوم نہیں حضرت مسیح موعودؑ کس قدر ناراض ہوں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب یہ بات سنی تو آپؑ نے فرمایا۔ آپ کی بڑی مہربانی ہے جو آپ بچے کا خیال رکھتے ہیں اور مجھے آپ کی بات سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ یہ کبھی کبھی مدرسے چلا جاتا ہے ورنہ میرے نزدیک تو اس کی صحت اس قابل نہیں کہ پڑھائی کرسکے۔ پھر ہنس کر فرمانے لگے اس سے ہم نے آٹے دال کی دکان تھوڑی کروانی ہے کہ اسے حساب سکھایا جائے۔ حساب اسے آئے نہ آئے کوئی بات نہیں۔ آخر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا آپؐ کے صحابہؓ نے کون سا حساب سیکھا تھا اگر یہ مدرسہ میں چلا جائے تو اچھی بات ہے ورنہ اسے مجبور نہیں کرنا چاہئے۔ یہ سن کر ماسٹر صاحب واپس آگئے۔ میں نے اس نرمی سے اور بھی فائدہ اٹھانا شروع کردیا اور پھر مدرسے میں جانا ہی چھوڑ دیا۔ کبھی مہینہ میں ایک آدھ دفعہ چلا جاتا تو اور بات تھی۔ غرض اس رنگ میں میری تعلیم ہوئی اور میں درحقیقت مجبور بھی تھا کیونکہ بچپن میں علاوہ آنکھوں کی تکلیف کے مجھے جگر کی خرابی کا بھی مرض تھا۔ چھ چھ مہینے مونگ کی دال کا پانی یا ساگ کا پانی مجھے دیا جاتا رہا۔ پھر اس کے ساتھ تلی بھی بڑھ گئی۔ ریڈ آئیوڈائڈ آف مرکری (red iodide of mercury) کی تلی کے مقام پر مالش کی جاتی تھی۔ اسی طرح گلے پر بھی اس کی مالش کی جاتی تھی کیونکہ مجھے خنازیر کی بھی شکایت تھی غرض آنکھوں میں ککرے جگر کی خرابی، عظم طحال کی شکایت اور پھر اس کے ساتھ بخار کا شروع ہوجانا جو چھ چھ مہینے تک نہ اترتا اور میری پڑھائی کے متعلق بزرگوں کا فیصلہ کردینا کہ یہ جتنا پڑھنا چاہے پڑھ لے اس پر زیادہ زور نہ دیا جائے۔ ان حالات سے ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ میری تعلیمی قابلیت کا کیا حال ہوگا۔ ایک دفعہ ہمارے نانا جان حضرت میر ناصر نواب رضی اللہ عنہ نے میرا اردو کا امتحان لیا۔ میں اب بھی بہت بدخط ہوں مگر اس زمانہ میں میرا اتنا بدخط تھا کہ پڑھا ہی نہیں جاتا تھا کہ میں نے کیا لکھا۔ انہوں نے بڑی کوشش کی کہ پتہ لگائیں میں نے کیا لکھا ہے مگر انہیں کچھ پتہ نہ چلا۔ میرے بچوں میں سے اکثر کے خط مجھ سے اچھے ہیں میرے خط کا نمونہ صرف میری لڑکی امۃ الرشید کی تحریر میں پایا جاتا ہے اس کا لکھا ہوا ایسا ہوتا ہے کہ ہم نے امۃ الرشید کے لکھے ہوئے پر ایک روپیہ انعام مقرر کردیا تھا کہ اگر خود امۃ الرشید بھی پڑھ کر بتادے کہ اس نے کیا لکھا ہے تو ایک روپیہ انعام دیا جائے گا۔ یہی حالت اس وقت میری تھی کہ مجھ سے بعض دفعہ اپنا لکھا ہوا بھی پڑھا نہیں جاتا۔ جب میر صاحب نے پرچہ دیکھا تو وہ جوش میں آگئے اور کہنے لگے یہ تو ایسا ہے جیسے لنڈے لکھے ہوں۔ ان کی طبیعت بڑی تیز تھی۔ غصہ میں فوراً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس پہنچے۔ میں بھی اتفاقاً اس وقت گھر میں ہی تھا۔ ہم تو پہلے ہی ان کی طبیعت سے ڈرا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس شکایت لے کر پہنچے تو اور بھی ڈر پیدا ہوا کہ اب نا معلوم کیا ہو۔ خیر میر صاحب آگئے اور حضرت صاحب سے کہنے لگے کہ محمود کی تعلیم کی طرف آپؑ کو ذرا بھی توجہ نہیں ہے میں نے اس کا اردو کا امتحان لیا تھا۔ آپؑ ذرا پرچہ تو دیکھیں اس کا اتنا برا خط ہے کہ کوئی بھی یہ خط نہیں پڑھ سکتا۔ پھر اسی جوش کی حالت میں وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہنے لگے آپ بالکل پرواہ نہیں کرتے اور لڑکے کی عمر برباد ہورہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب میر صاحب کو اس طرح جوش کی حالت میں دیکھا تو فرمایا ’’بلاؤ حضرت مولوی صاحبؓ کو‘‘۔ جب آپؑ کو کوئی مشکل پیش آتی تو ہمیشہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو بلالیا کرتے تھے۔ حضرت خلیفہ اولؓ کو مجھ سے بڑی محبت تھی۔ آپ تشریف لائے اور حسب معمول سر نیچا ڈال کر ایک طرف کھڑے ہوگئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ’’مولوی صاحب! میں نے آپؓ کو اس غرض کے لئے بلایا ہے کہ میر صاحبؓ کہتے ہیں کہ محمود کا لکھا ہوا پڑھا نہیں جاتا۔ میرا جی چاہتا ہے کہ اس کا امتحان لے لیا جائے۔ یہ کہتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قلم اٹھائی اور دو تین سطر میں ایک عبارت لکھ کر مجھے دی اور فرمایا اس کو نقل کرو۔ بس یہ امتحان تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لیا میں نے بڑی احتیاط سے اور سوچ سمجھ کر اس کو نقل کردیا۔ اول تو وہ عبارت کوئی زیادہ لمبی نہیں تھی، دوسرے میں نے صرف نقل کرنا تھا اور نقل کرنے میں تو اور بھی آسانی ہوتی ہے کیونکہ اصل چیز سامنے ہوتی ہے اور پھر میں نے آہستہ آہستہ نقل کیا۔ الف اور باء وغیرہ احتیاط سے ڈالے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو دیکھا تو فرمانے لگے۔ مجھے تو میر صاحب کی بات سے بڑا فکر پیدا ہوگیا تھا مگر اس کا خط تو میرے خط کے ساتھ ملتا جلتا ہے۔ حضرت خلیفہ اولؓ پہلے ہی میری تائید میں ادھار کھائے بیٹھے تھے۔ فرمانے لگے حضورؑ! میر صاحبؓ کو تو یونہی جوش آگیا ورنہ اس کا خط تو بڑا اچھا ہے۔

(سوانح فضل عمر جلد اول صفحہ 104 تا 109)

(تذکار مہدی صفحہ 123 تا 127، ایڈیشن 2020، یوکے)

۞۞۞۞

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ ۞ مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ

سنو! ہے حاصل اسلام تقویٰ ۞ خدا کا عشق مے اور جام تقویٰ

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگو لین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی کرنے والوں کو اپنے فضلوں کو حاصل کرنے والا بتایا ہے......

ہمیشہ ہر احمدی کو مالی قربانیوں میں آگے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12/جنوری 2007ء)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

ہمیشہ یاد رکھو کہ ہم احمدی مسلمان ہیں اور ایک احمدی مسلمان کو ہمیشہ بہترین مسلمان ہونا چاہئے، وہ ہمیشہ سچ بولنے والا ہو، نمازیں پڑھنے والا ہو، قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا ہو، اچھے کام کرنے والا ہو اور اس کے اخلاق بھی اچھے ہوں، کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرو، بچوں کے ساتھ غلط زبان استعمال نہ کرو، گندی باتیں نہ کرو اور کسی قسم کا abuse نہ کرنا

بعض دفعہ کچھ سائٹس ایسی ہوتی ہیں، جن میں بچوں کی کہانیاں آجاتی ہیں، لیکن ساتھ میں غلط قسم کی advertisements بھی آجاتی ہیں اس سے دماغ pollute ہوتے ہیں یعنی ذہن زہر آلود ہوجاتے ہیں اور ضائع ہوجاتے ہیں، بچوں کے خیالات خراب ہوجاتے ہیں اور وہ بُری باتیں سیکھنا شروع کردیتے ہیں، اِسلئے کوشش یہی کرنی ہے کہ جہاں ایسی بات آئے، فوراً اُسے چھوڑ کر آگے بڑھ جاؤ، change کردو اور ارادہ کرو کہ مَیں ایک احمدی مسلمان ہوں اور مَیں نے اچھے اچھے کام کرنے ہیں، اچھے کام سیکھنے ہیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مجلس اطفال الاحمدیہ ناروے کے ایک وفد کی ملاقات

مورخہ 6/اکتوبر 2024ء کو امام جماعتِ احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس اطفال الاحمدیہ ناروے کے چھتیس اطفال پر مشتمل ایک وفد کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز میں بالمشافہ ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔ وفد نے خصوصی طور پر اس ملاقات میں شرکت کی غرض سے ناروے سے برطانیہ کا سفر اختیار کیا۔

ملاقات کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا، جس کا بعد میں انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے یہ سماعت فرما کر یاددہانی کروائی کہ ترجمہ انگریزی میں نہیں بلکہ نارویجن یا اردو زبان میں ہونا چاہیے تھا۔ اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ اور آپؑ کا منظوم اردو کلام مع تراجم پیش کیے گئے۔

حضورِانور پھر صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ ناروے کی جانب متوجہ ہوئے، جنہوں نے عرض کیا کہ چھتیس اطفال ناروے سے آئے ہیں نیز انہوں نے مسجد بیت الفتوح میں اپنے قیام اور لندن کی سیر کے دوران کی گئی سرگرمیوں کے بارے میں مفصّل رپورٹ پیش کی۔

بعد ازاں اطفال کو حالاتِ حاضرہ اور اسلام کے متعلق مختلف نوعیت کے متفرق سوالات پوچھنے کا موقع بھی ملا۔

حضورِانور کی خدمتِ اقدس میں سب سے پہلا سوال پیش کرنے کی سعادت جس طفل کو حاصل ہوئی، اس نے آرٹیفیشل انٹیلی جنس (AI) یعنی مصنوعی ذہانت کے متعلق دریافت کیا کہ کیا اسے استعمال کرنا چاہیے؟

حضورِانور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ بات یہ ہے کہ کوئی چیز بھی اپنی ذات میں بُری نہیں ہوتی نہ اچھی ہوتی ہے۔ انسان اس کو بُرا بھی بنا دیتا ہے، اچھا بھی بنا دیتا ہے۔ یہاں تک کہ جو انسان ہے، نہ وہ بُرا ہوتا ہے، نہ اچھا ہوتا ہے جب وہ پیدا ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا جو ماحول ہے، اس کے ماں باپ ہیں، اس کے اِردگرد رہنے والے لوگ ہیں، وہ اس کو اچھا اور بُرا بناتے ہیں۔ اگر اس کی اچھی تربیت ہو جائے تو وہ اچھا بن جاتا ہے، بُری تربیت ہو تو وہ بُرا بن جاتا ہے۔

اچھے دوست مل جائیں تو تم اچھے بن جاؤ گے۔ بُرے دوست ہوں گے، آوارہ گرد ہوں گے، فلمیں دیکھتے ہوں گے، ہر وقت سوشل میڈیا پر رہنے والے ہوں گے، پڑھائی نہ کرنے والے ہوں گے، تو تم ان جیسے بن جاؤ گے۔ اس لیے ایک موقع پر کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا کہ میرے اندر پہلے خدا کے قریب رہنے کا احساس اور اس پر ایمان زیادہ تھا، اب آہستہ آہستہ وہ ایمان ختم ہو رہا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ تم سکول یا کالج میں بیٹھتے ہو اَور جو تمہارا سیٹ فیلو (seat fellow) ہے وہ لگتا ہے کہ atheist ہے، اس کو اللہ پر یقین نہیں۔ اپنی سیٹ بدل لو، کوئی دوسری جگہ بیٹھ جاؤ، جو اچھا نیک دیندار ہے، تو تم ٹھیک ہو جاؤ گے۔

حضورِانور نے مزید فرمایا کہ اسی طرح آجکل کے جو یہ سارے سسٹم ہیں، AI (Artificial Intelligence) ہے، اس میں اچھائیاں بھی ہیں، اس سے اچھے نیک کام بھی ہو سکتے ہیں اور ترجمے کے اچھے کام بھی ہو سکتے ہیں۔ ہمارے بعض لوگ اس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں اور کام کرتے ہیں، لیکن سارا totally اس کے اوپر rely کرنا، اس پر depend کرنا یہ بھی صحیح نہیں۔ کیونکہ بعد میں پھر دیکھنا پڑتا ہے، ہماری دینی کتابیں ہیں مثلاً اگر ہم اس کا ترجمہ کریں تو AI اپنے ترجمہ سے کر دے گی۔

اس کی پھر دوبارہ reading اور editing کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ AI کے پاس تو اتنی ہی capacity ہے جتنی اس کو آپ نے feed کی ہوئی ہے یا اس کو جو انسان نے feed کیا، وہ اس نے produce کر دینا ہے۔ یہی ہوتا ہے۔

حضورِانور نے ایک لطیفہ بیان فرمایا کہ کسی نے کہا کہ غالب کا شعر ہے

ہے خبر گرم کہ غالب کے اُڑیں گے پُرزے

اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں خبر پہنچی ہوئی ہے کہ غالب کو disgrace کیا جائے گا۔ تو کسی نے اس کو کہا کہ اس کا ترجمہ کرو۔ اس نے ترجمہ کیا کہ

It is a hot news that the parts of the Ghalib will fly.

تو یہ ترجمہ AI کو تم دو گے تو وہ پُرزے کو parts بنا دے گا اور اُڑنے کو fly کر دے گا۔ اس طرح کہو تو بہرحال تمہیں دوبارہ دیکھنا پڑے گا، editing کرنی پڑتی ہے۔

ہاں! اس کا اچھا استعمال بھی ہے۔ بعض لوگ اس کا اچھا استعمال کرتے ہیں، اس میں کوئی ہرج نہیں ہے۔ لیکن اس پر totally depend کرنا، پھر اس کے ذریعہ سے کسی کو غلط information دے کے اس کی reputation کو خراب کرنا، بدنامی میں لے کے آنا یا غلط قسم کی information دے کے، ایک بالکل غلط، جس طرح مَیں نے بتایا، شعر کا مطلب غلط ہو گیا، اسی طرح غلط information دے دو گے تو وہ غلط ہے۔

ہاں! جہاں ایک حد تک جو تمہارے control میں ہے، AI کو استعمال کرو، اس میں کوئی بُرائی نہیں ہے، لیکن totally اس کے اوپر depend کر لو گے اور اس سے غلط کام لینے شروع کر دو گے، ان سے لوگوں کو defame کرنا شروع کر دو گے، disgrace کرنا شروع کر دو گے، اس کے ذریعہ سے اور غلط، fake قسم کی خبریں بنانا شروع کر دو گے تو وہ غلط ہو جاتا ہے۔

اس سے اچھے کام لینے ہیں تو لے سکتے ہو۔ ہم بھی اس پر research کر رہے ہیں۔ مرکز بھی research کر رہا ہے۔ چھوٹے موٹے کام بعض دفعہ ہمارے لوگ بھی لے لیتے ہیں اور مزید research ہو رہی ہے۔ تم لوگوں کو، احمدیوں کو اس پر research کرنی چاہیے اور اس کا جو اچھا استعمال ہے، وہ اگر کریں تو it's good، انسانیت کے لیے اچھا ہو تو پھر ٹھیک ہے۔ اگر انسانیت کے لیے نقصان دہ ہے، دشمن اس سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں، تو پھر غلط ہے۔

ایک طفل نے دریافت کیا کہ کیا وہ اپنی غیر احمدی دادی امّاں کی طرف سے چندہ تحریکِ جدید دے سکتا ہے اور ان کے لیے دعا کر سکتا ہے؟

حضورِانور نے جواب دیا کہ جب وہ احمدی نہیں ہیں تو وہ تحریکِ جدید میں کیوں حصہ لیں؟ تحریک جدید جماعت احمدیہ کی توسیع اور تبلیغ کے لیے قائم کی گئی تھی۔ اس کا مقصد جماعت کی مزید کتب تیار کرنا، لوگوں تک اسلام احمدیت کی حقیقی تعلیمات پہنچانا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پہنچانا اور ان کے مشن کی تکمیل کرنا ہے۔ چونکہ آپ کی دادی احمدی نہیں ہیں، تو آپ کیوں انہیں احمدیوں کی تبلیغی کوششوں میں شامل ہونے پر مجبور کر رہے ہیں؟ اس کی بجائے ان کی طرف سے صدقہ دیا جائے تاکہ انہیں فائدہ ہو۔ ان کی راہنمائی، صحت اور درازیٔ عمر کی دعا کریں اور ہر معاملے میں ان کی اطاعت کریں، سوائے اس کے کہ وہ آپ سے احمدیت چھوڑنے کو کہیں۔

ایک طفل نے راہنمائی طلب کی کہ وہ اللہ سے بہترین تعلق کیسے قائم کر سکتا ہے؟

حضورِانور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اگر تم نے اللہ سے اپنا stronger bond بنانا ہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز پڑھو۔ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔

پھر حضورِانور نے طفل سے استفسار فرمایا کہ تم کتنے سال کے ہو گئے ہو؟

اس کے ''دس سال'' عرض کرنے پر حضور نے مزید راہنمائی فرمائی کہ دس سال کی عمر میں تو نمازیں فرض ہو جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس سال کی عمر میں بچے کو کہو کہ نمازیں پڑھا کرے، سختی کرو اَور ان کو ضرور پڑھایا کرو۔ تو اس لیے نماز پڑھنی چاہیے۔ پانچ نمازیں پڑھو اور پانچ نمازیں غور سے پڑھو، سوچ کے پڑھو۔ اللہ میاں سے سجدے میں دعا کرو کہ تمہارا اس سے تعلق پیدا ہو، اچھا مضبوط bond ہو جائے۔

حضورِانور نے طفل سے مزید دریافت فرمایا کہ سورۂ فاتحہ آتی ہے، نماز میں اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ پڑھتے ہو؟ نیز اس تناظر میں توجہ دلائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ لازمی ہے۔ اس کو ہر [رکعت] میں پڑھنا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے دعائیں سکھائی ہیں۔ پہلے اس کی تعریف کرنے کے بعد، پھر اللہ میاں سے کہا کہ ہمیں اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ پر چلا۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ ہم

تیری عبادت کرنا چاہتے ہیں اور تیری مدد سے ہی ہم عبادت کر سکتے ہیں، اس لیے اللہ میاں سے دعا کرو کہ ہمیں عبادت کرنے، نمازیں پڑھنے کی توفیق دے۔ اور اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ اور تجھ سے ہی ہم اس کے لیے مدد مانگتے ہیں۔ اللہ میاں سے مدد مانگو۔ اللہ میاں ہم تیری مدد مانگتے ہیں کہ ہم تیری صحیح طرح عبادت کرسکیں۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ، ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ right path پر، جو سیدھا راستہ ہے، جو بُرا راستہ نہیں ہے۔

ہمارے دوست بھی اچھے ہوں، ہمارا ماحول بھی اچھا ہو، ہم اچھی باتیں کرنے والے خود بھی ہوں، ہم اپنے بہن بھائیوں کو تکلیف نہ دیں، سیدھے راستے پر چلتے ہوئے ہم اپنے ماں باپ کا کہنا ماننے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی جو باتیں ہیں ان پر عمل کرنے والے ہوں۔ تو اس طرح یہ تمہارے لیے فی الحال اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ہوگا۔ پھر جیسے جیسے عمر بڑھتی جائے گی اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کی دعا مزید وسیع ہوتی چلی جائے گی۔ تو یہ مانگو تو اللہ میاں سے تمہارا bond stronger ہو جائے گا۔

ایک طفل کی جانب سے راہنمائی طلب کی گئی کہ وہ ایک اچھا احمدی مسلم کیسے بن سکتا ہے؟

حضورانور نے اس کے جواب میں پہلے کی فرمودہ نصیحت کو دہرایا کہ اللہ کے ساتھ تعلق قائم کرو، نمازیں خلوصِ دل سے ادا کرو اَور اللہ سے اچھا مسلمان بننے کی راہنمائی مانگو۔ مزید برآں آپ نے عزیزم کو یقین دلایا کہ اللہ تعالیٰ مخلص ہو کر کی جانے والی دعاؤں کو سنتا ہے۔

ایک اور طفل نے دریافت کیا کہ جب اللہ سب طاقتوں کا مالک ہے تو اسے فرشتوں کی کیا ضرورت ہے؟

حضورِانور نے اس کی بابت وضاحت فرمائی کہ اگرچہ اللہ سب طاقتوں کا مالک ہے، اس نے ایک نظام قائم کیا ہے جس میں فرشتے مختلف کام سرانجام دیتے ہیں۔ آپ نے ایک بادشاہ کی تشبیہ دی کہ وہ باوجود اپنی مکمل طاقت کے، وزیروں کو مختلف ذمہ داریاں سونپتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرشتوں اور انبیاء کو اپنے احکام نافذ کرنے اور اپنے پیغامات پہنچانے کے لیے تخلیق کیا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ بے بس ہے اور بغیر فرشتوں کی مدد کے کام نہیں کرسکتا۔ وہ براہِ راست بھی عمل کرسکتا ہے، لیکن اس نے ایک نظام قائم کیا ہے۔ انسان بھی ایسے نظاموں کی پیروی کرتے ہیں۔ اسی لیے ہمارے پاس کابینہ، پارلیمنٹ، اور تنظیمی ڈھانچے ہیں۔ اسی طرح اللہ نے فرشتوں اور انبیاء کے نظام کو تخلیق کیا ہے۔

ایک طفل نے راہنمائی طلب کی کہ وہ اچھا واقفِ نَو کیسے بن سکتا ہے؟

حضورانور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ مَیں نے ایک دفعہ کینیڈا میں وقفِ نَو پر خطبہ دیا تھا کہ تم اچھے وقفِ نَو کیسے بن سکتے ہو؟ سیکرٹری وقفِ نَو سے کہو کہ وہ نکال کر تمہیں بتائیں۔ اس میں بہت ساری باتیں تھیں، تیس پینتیس باتیں، لیکن موٹی بات یہ ہے کہ تم اچھے وقفِ نَو بن سکتے ہو اگر تمہیں اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے اور اس کی عبادت کرتے ہو۔ اللہ میاں نے کہا ہے کہ میری عبادت کرو۔ اور عبادت کیسے کرتے ہیں؟ پانچ وقت کی نمازیں پڑھنے سے۔

بعد ازاں حضورِانور کے استفسار پر عزیزم نے عرض کیا کہ وہ دس سال کا ہے۔

اس پر حضورِانور نے تلقین فرمائی کہ پانچ وقت کی نمازیں پڑھو۔ اللہ میاں نے حکم دیا ہے اور اب تمہارے اوپر نمازیں فرض ہوگئی ہیں۔ اور اللہ میاں سے دعا کرو کہ وہ تمہیں اچھا انسان بنائے، اچھا بچہ بنائے۔ قرآنِ شریف روز پڑھا کرو۔ قرآنِ شریف کی تلاوت کیا کرو، چاہے ایک رکوع کی تلاوت کرو اور پھر اس کی translation بھی پڑھنے کی کوشش کرو۔ وقفِ نَو کو قرآنِ شریف کی translation بھی آنی چاہیے تاکہ وہ سمجھے کہ اس میں کیا پیغام (message)، کیا تعلیم ہے؟ اور مَیں نے اس کو اختیار کرنا ہے، اس پر عمل کرنا ہے۔ جب تم پڑھو گے تو اس تعلیم پر عمل کرو گے۔

پھر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بہت ساری باتیں ہمیں حدیثوں میں بتائی ہیں۔ تمہارے لیے بھی وقفِ نَو کا ایک نصاب (syllabus) بنا ہوا ہے، اس کو پڑھو، اس میں سے جو باتیں سیکھنے والی ہیں انہیں سیکھو اور ان پر عمل کرو۔ صرف باتیں یاد نہیں کرنی بلکہ عمل بھی کرنا ہے۔

پھر ہمیشہ یاد رکھو کہ ہم احمدی مسلمان ہیں اور ایک احمدی مسلمان کو ہمیشہ بہترین مسلمان ہونا چاہیے۔ وہ ہمیشہ سچ بولنے والا ہو، نمازیں پڑھنے والا ہو، قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والا ہو، اچھے کام کرنے والا ہو اور اس کے اخلاق بھی اچھے ہوں۔ کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرو، بچوں کے ساتھ غلط زبان استعمال نہ کرو، گندی باتیں نہ کرو اَور کسی قسم کا abuse نہ کرنا۔

نیک کام کرنے ہیں، ماں باپ کا کہنا ماننا ہے، پڑھائی پر توجہ دینی ہے اور یہ کوشش کرنی ہے کہ مَیں اچھا بن کر جماعت کی خدمت کرسکوں اور اللہ تعالیٰ کی جو مخلوق ہے، اس کی خدمت اچھی طرح کرسکوں۔ دنیا کو پیار اور محبّت کرنا سکھاؤں۔ اور بہت ساری باتیں ہیں۔ اس خطبہ میں سے انہیں نکال کر پڑھ لینا۔ اپنے سیکرٹری وقفِ نَو سے کہو کہ وہ تمہیں نکال کر دے دے۔ اور یہ موٹی موٹی باتیں یاد رکھو۔ ان پر عمل کرو گے تو تم اچھے وقفِ نَو بن جاؤ گے۔

ایک طفل نے حضورِانور کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے سکول میں iPad ملا ہے، نیز اس حوالہ سے راہنمائی طلب کی کہ مَیں سوشل میڈیا سے کیسے بچ سکتا ہوں؟

اس پر حضورِانور نے فرمایا کہ آئی پیڈ یہاں بھی سکولوں میں دے دیتے ہیں۔ لیکن سکول والوں نے جو غلط قسم کی سائٹس ہیں، انہیں بلاک کیا ہوتا ہے، وہ نہیں آ سکتیں۔ تو تم اپنے امّاں ابّا سے کہو، یا اگر تمہیں خود آتا ہے تو خود جو سوشل میڈیا کی غلط سائٹس ہیں، انہیں پتا کر کے بلاک کر دو۔ اور صرف وہ سائٹس کھولو جو تمہاری تعلیم کے لیے اچھی ہیں، ان سے فائدہ اُٹھاؤ، اس کے علاوہ کوئی اور نہ دیکھا کرو۔ یہ ارادہ کرو کہ مَیں نے کوئی غلط کام نہیں کرنا۔

بعض دفعہ کچھ سائٹس ایسی ہوتی ہیں، جن میں بچوں کی کہانیاں آ جاتی ہیں، لیکن ساتھ میں غلط قسم کی advertisements بھی آ جاتی ہیں۔ اس سے دماغ pollute ہوتے ہیں یعنی ذہن زہر آلود ہو جاتے ہیں اور ضائع ہو جاتے ہیں، بچوں کے خیالات خراب ہو جاتے ہیں اور وہ بُری باتیں سیکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس لیے کوشش یہی کرنی ہے کہ جہاں ایسی بات آئے، فوراً اسے چھوڑ کر آگے بڑھ جاؤ، change کر دو۔ اور ارادہ کرو کہ مَیں ایک احمدی مسلمان ہوں اور مَیں نے اچھے اچھے کام کرنے ہیں، اچھے کام سیکھنے ہیں۔

سب سے بہتر تو یہ ہے کہ اپنے امّاں ابّا سے بات کر کے پہلے ہی ایسی سائٹس کو بلاک کروا دو۔ ساری ایسی سائٹس، جو تمہیں غلط قسم کی باتیں سکھا سکتی ہیں، انہیں بلاک کروا دو۔ وہ سائٹس آئیں ہی نہ، یہ ہو جاتا ہے، اس میں ایسی applications ہوتی ہیں۔ پھر صرف اچھی باتیں سیکھو، اچھی سائٹس دیکھو اور جو تمہارے educated پروگرام ہیں یعنی جو تمہاری تعلیم کے لیے اچھے ہیں، صرف انہیں دیکھو اور انہیں پڑھو۔

تمہیں سکول میں آئی پیڈ اس لیے دیا جاتا ہے کہ تم پڑھو۔ اس لیے نہیں دیا جاتا کہ تم ویب سائٹس اور سوشل میڈیا پر جا کر بیہودہ باتیں کرو۔ تو جس مقصد کے لیے آئی پیڈ دیا گیا ہے، اسی کو پورا کرو، نہ کہ بُری باتوں کے لیے استعمال کرو۔ تم نے ارادہ کرنا ہے کہ مَیں نے صرف اچھے کام کرنے ہیں۔

ملاقات کے اختتام پر اطفال کو ازراہِ شفقت حضورِانور سے قلم اور چاکلیٹ کا تبرک مِلا نیز گروپ تصویر بنوانے کی بھی سعادت حاصل ہوئی اور اس طرح سے یہ ملاقات بخیر وخوبی انجام پذیر ہوئی۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 19 اکتوبر 2024ء)

☆......☆......☆

شہید مکرم لئیق احمد چیمہ صاحب

خدا تربت پہ تیری نور افشانی کرے ہر پل......☆......خدا کے فضل سے فردوس اب تیرا مکاں ہوگا

(نصر الحق نصر نیپالی معلم وقف جدید ارشاد)

مکرم لئیق احمد چیمہ صاحب ولد مکرم چودھری نذیر احمد چیمہ صاحب کو 18/اپریل کو کراچی میں شہید کیا گیا تھا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ ہجوم نے ان پر حملہ کیا اور نہایت ظالمانہ طریق سے شہید کیا۔ مرحوم کی عمر سینتالیس سال تھی۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 25 اپریل 2025ء کے خطبہ جمعہ میں شہید مرحوم کا ذکر خیر فرمایا اور آپ کے اوصافِ حمیدہ بیان فرمائے۔ شہید مرحوم بار بار شہادت ملنے کا تذکرہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ نعمت نصیب والوں کو ملتی ہے۔ اکثر کہا کرتے تھے کہ اگر میری قربانی کا وقت آیا تو سینے پر گولی کھاؤں گا اور اپنے بھائیوں کو کہتے تھے کہ جیسے بھی مخالفانہ حالات ہوں مسجد میں جا کے نماز ادا کرنی چاہئے کیونکہ یہی وقت حوصلہ دکھانے کا ہے۔

کوئی چاہے نہ چاہے رونما اَب یہ نشاں ہوگا　　ہمارا ذکر ہی ہر سو عدو کے درمیاں ہوگا
کبھی ہم صبر کا دامن نہ چھوڑیں دوستو دیکھیں　　دعا ہی سے وہ سب ہوگا جو در وہم وگماں ہوگا
نصیب اپنا بھی جاگے گا خدا کے لطف سے اک دن　　زمیں بھی نرم ہوگی آسماں جب مہرباں ہوگا
خدا کی عون و نصرت کا جو وعدہ ہے مسیحا سے　　وہ سب ہوگا مگر وقت معین پر عیاں ہوگا
ہماری روح جب یکجا درِمولا پہ پگھلے گی　　یہ القاء الٰہی ہے تبھی ظاہر نشاں ہوگا
لئیق احمد مبارک ہو شہادت کا مقام تجھ کو　　تیرے قاتل کا ہر اِک مکر ہر فتنہ دھواں ہوگا
خدا تربت پہ تیری نور افشانی کرے ہر پل　　خدا کے فضل سے فردوس اب تیرا مکاں ہوگا
ستم گر ایک دن قہار کے زیر عتاب ہونگے　　نگہباں احمدیت کا خدائے مہرباں ہوگا
سبھی مٹ جائیں گے ظالم یہ تقدیر الٰہی ہے　　فلک پر جگمگائے گا سدا وہ قادیاں ہوگا
ارے او کم نظر دشمن خدا والوں کا خوں ہے یہ　　زمیں کو مسخ کر کے پھر کہاں یہ رائیگاں ہوگا
یہ اہلِ نار تو دوزخ بنانے پر ہیں آمادہ　　مگر اِک روز پھر جنت نشاں سارا جہاں ہوگا
درندوں سے کسی قیمت امن ممکن ہے ہو جائے　　نصؔر علماءِ سُو سے یہ ہے ناممکن کہ یاں ہوگا

......☆......☆......☆......

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص اپنے حاکم سے ناپسندیدہ بات دیکھے وہ صبر کرے
کیونکہ جو نظام سے بالشت بھر جدا ہوا اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی

(بخاری، کتاب الاحکام)

طالبِ دُعا : خورشید احمد گنائی صاحب واہل خانہ (امیر جماعت احمدیہ رشی نگر، صوبہ جموں کشمیر)

حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ رسول اللہ ﷺ کے چچا تھے، رسول اللہ ﷺ سے دو یا تین سال بڑے تھے
اپنے بیٹے فضل بن عباس کی وجہ سے ابوالفضل کی کنیت سے مشہور تھے
عَقَبَہ کے مقام پر جب انصار کی بیعت ہوئی تو حضرت عباسؓ آنحضرت ﷺ کے ہمراہ تھے
اور جنگ حنین میں آپؐ کے ساتھ ثابت قدم رہے، بتیس یا تینتیس ہجری کو ان کی وفات ہوئی

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 20/جون 2025 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: جب نبی کریم ﷺ کا لشکر فاران کے جنگل میں داخل ہوا تو اس کی کتنی تعداد تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب نبی اکرم ﷺ کا لشکر فاران کے جنگل میں داخل ہوا تو اِس کی تعداد سلیمان نبی کی پیشگوئی کے مطابق دس ہزار تک پہنچ چکی تھی۔

سوال: غزوۂ مکہ سے پہلے کون سا واقعہ پیش آیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: غزوۂ مکہ کے لیے روانہ ہونے سے پہلے ایک واقعہ کا ذکر ملتا ہے جس میں ذکر ہے کہ ایک صحابی نے اپنی ناسمجھی میں آنحضرت ﷺ کے سفر کی اطلاع مکہ والوں کو دینے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس کی اطلاع دے دی اور یوں آنحضرت ﷺ کے اس منصوبے کی کافروں کو خبر نہ پہنچ سکی۔

سوال: اس کی تفصیل حضور انور نے کیا بیان فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس کی تفصیل میں لکھا ہے: مدینہ میں جب مکہ جانے کی تیاریاں شروع ہو گئیں تو ایک بدری صحابی جو کہ مدینہ میں موجود تھے۔ حضرت حاطِب بن ابی بَلتَعہؓ ان کا نام تھا۔ انہوں نے قریش کی طرف ایک خط لکھا جس میں انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہاری طرف روانگی کا پروگرام بنایا ہے۔ انہوں نے وہ خط ایک عورت کے سپرد کیا جس کا تعلق مُزَینَہ سے تھا۔ اس عورت کا نام کَنُود یا سارہ تھا۔ یہ بنو عبدالمُطَّلِب میں سے ایک شخص کی لونڈی تھی۔ انہوں نے اس کے لیے اجرت مقرر کی کہ وہ یہ خط اہل مکہ تک پہنچا دے اور کہا کہ جہاں تک ممکن ہو اس خط کو مخفی رکھے اور عام راستے پر جانے سے منع کیا کیونکہ وہاں پہرہ تھا۔ اس عورت نے خط کو سر کی چوٹی میں رکھا اور مینڈھیاں بنا دیں۔ پھر خط کو لے کر نکلی۔ اس خط میں یہ درج تھا کہ نبی ﷺ تمہاری طرف ایک ایسا لشکر لے کر آ رہے ہیں جو رات کی مانند ہے۔ یعنی بہت بڑا لشکر ہے اور تند سیلاب کی طرح تیزی سے چلا آ رہا ہے اور میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر وہ اکیلے بھی تمہاری طرف نکل پڑے تو تمہارے خلاف اللہ ان کی ضرور مدد کرے گا اور وہ خدا اپنا وعدہ پورا کر کے چھوڑے گا جو اس نے آپ ﷺ سے کیا ہوا ہے اس لیے تم اپنا انتظام کر لو۔

سوال: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے خط کے واقعہ کی تفصیل میں کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس واقعہ کا ذکر حضرت مصلح موعودؓ نے بھی تاریخوں کی مختلف کتابوں کے حوالوں سے کیا ہے۔ لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ایک صحابی نے اپنے رشتہ داروں کو مکہ پر مسلمانوں کے حملہ کرنے کی خبر پوشیدہ طور پر پہنچانی چاہی تا کہ اس ہمدردی کے اظہار کی وجہ سے وہ اس کے رشتہ داروں سے نیک سلوک کریں لیکن آنحضرت ﷺ کو الہام کے ذریعہ یہ بات بتادی گئی۔ آپ نے حضرت علیؓ اور چند ایک اور صحابہ کو بھیجا کہ فلاں جگہ ایک عورت ہے اس سے جا کر کاغذ لے آؤ۔ انہوں نے وہاں پہنچ کر اس عورت سے کاغذ مانگا تو اس نے انکار کر دیا۔ بعض صحابہ نے کہا کہ شاید رسول کریم ﷺ کو غلطی لگی ہے۔ حضرت علیؓ نے کہا نہیں آپؐ کی بات کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔ یہ ایمان تھا۔ جب تک اس سے وہ کاغذ نہ ملے میں یہاں سے نہ ہٹوں گا۔ انہوں نے اس عورت کو ڈانٹا تو اس نے وہ کاغذ نکال کر دے دیا۔

سوال: نبی کریم ﷺ کی مدینہ سے روانگی کے بارے میں حضور انور نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کی مدینہ سے روانگی کے بارے میں لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابورُھم بن حُصَین غِفارِی کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا۔ ابن اسحاق کے مطابق آپ مہاجرین، انصار اور عرب کے گروہوں کے ساتھ روانہ ہوئے جبکہ رمضان کے دس روز گزر چکے تھے لیکن مسند احمد کی ایک روایت کے مطابق آپؐ 2 رمضان کو مدینہ سے روانہ ہوئے۔ شارح بخاری علامہ ابن حجر نے 2 رمضان والی روایت کو ترجیح دی ہے۔ بہر حال اس سفر میں کچھ لوگ گھوڑوں پہ اور کچھ اونٹوں پر سوار تھے۔

سوال: رسول کریم ﷺ کی سرکردگی میں کتنی فوج شامل تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب مدینہ سے رسول اللہ ﷺ کی سرکردگی میں فوج روانہ ہوئی تو اس میں تقریباً سات ہزار چار سو جانباز شامل تھے۔ اس تعداد میں مختلف قبائل بنو اسد اور سُلَیم وغیرہ کے شامل ہونے سے اضافہ ہوتا رہا یہاں تک کہ مکہ کے راستے پر چلتے چلتے اس کی تعداد دس ہزار تک ہو گئی۔ آپؐ صُلصُل مقام پر پہنچے جو ذوالحلیفہ سے آگے چڑھائی پر مقام بَیدَاء کے پاس ایک پہاڑ تھا تو آپؐ نے حضرت زبیر بن عَوَّامؓ کو دو سو سواروں کے ساتھ آگے بھیج دیا۔

سوال: اس سفر کے دوران آنحضرت ﷺ کے ہمراہ کون سی زوجہ تھیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس سفر میں آپ ﷺ کے ہمراہ ازواج مطہرات میں سے حضرت ام سلمہؓ تھیں۔ بعض روایات کے مطابق ام المومنین حضرت میمونہؓ بھی ساتھ تھیں۔ بخاری کی ایک روایت میں آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کا بھی ذکر ملتا ہے کہ وہ بھی ساتھ تھیں۔

سوال: یہ سفر کون سے مہینہ میں ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہ سفر رمضان کے مہینے میں ہوا تھا۔

سوال: آنحضرت ﷺ نے صحابہ کے ساتھ مل کر روزہ کس مقام پر افطار کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس بارے میں روایات میں متعدد مقامات کا تذکرہ ملتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ قُدَید میں افطار کیا۔ اس کی مزید تفصیل کہ آنحضرت ﷺ نے اس سفر کے دوران روزہ کہاں افطار کیا تھا؟ اس کے بارے میں روایات میں اختلاف ہے۔ علامہ عینی کے نزدیک بعض نے کَدِید کی جگہ عُسفَان لکھا ہے۔ بعض نے کُراعُ الغَمِیم کا ذکر کیا ہے۔ بعض نے قُدَید لکھا ہے۔ قاضی عیاض اس حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ روایات میں اس جگہ کے بارے میں اختلاف ہے جہاں نبی کریم ﷺ نے روزہ افطار کیا تھا تاہم ان تمام روایات میں ایک ہی واقعہ بیان ہوا ہے اور وہ تمام جگہیں ایک دوسرے کے قریب ہیں اور یہ سب جگہیں عُسفان کے علاقے میں ہیں۔

سوال: اس سفر میں جانوروں سے ہمدردی کا کون سا واقعہ بیان ہوا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جانوروں سے ہمدردی کا واقعہ بھی اس میں آ جاتا ہے۔ آپ ﷺ عَرج سے روانہ ہوئے تو راستے میں آپؐ نے ایک کتیا دیکھی۔ اس کے بچے اس کا دودھ پی رہے تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت جُعَیل بن سُرَاقَہؓ کو حکم دیا کہ وہ اس کے سامنے کھڑے ہو جائیں۔ جہاں یہ بیٹھی ہے وہاں کھڑے ہو جائیں تا کہ لشکر میں سے کوئی اس کے ساتھ یا اس کے بچوں کے ساتھ کوئی تعرض نہ کرے۔ ان کو ڈسٹرب نہ کرے۔

سوال: حضور انور نے حضرت عباس بن عبدالمطَّلِبؓ کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت عباس بن عبدالمطَّلِبؓ کا مختصر تعارف یہ ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ رسول اللہ ﷺ کے چچا تھے۔ رسول اللہ ﷺ سے دو یا تین سال بڑے تھے۔ اپنے بیٹے فضل بن عباس کی وجہ سے ابوالفضل کی کنیت سے مشہور تھے۔ حضرت ابوطالب کے بعد 'سِقَایَا' یعنی حاجیوں کو پانی پلانا ان کے ذمہ تھا۔ عَقَبَہ کے مقام پر جب انصار کی بیعت ہوئی تو حضرت عباسؓ آپؐ کے ہمراہ تھے اور جنگِ حنین میں آپؐ کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ بتیس یا تینتیس ہجری کو ان کی وفات ہوئی۔

❖❖❖

وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا
جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالَم کا عالَم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا
وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء، امام الاصفیاء، ختم المرسلین، فخر النّبیین جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
(حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 23 فروری 2007 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضور انور نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 128 کی تلاوت فرمائی: لَقَدۡ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ عَزِیۡزٌ عَلَیۡہِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ۔

سوال: اللہ تعالیٰ اپنی ہستی کو کس طرح ظاہر فرماتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنی ہستی کو اپنی صفات سے ہم پر ظاہر فرماتا ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات کا نقشہ کس طرح کھینچا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرتؐ کی ذات بابرکات کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں: ''وہ انسان جس نے اپنی ذات سے، اپنی صفات سے، اپنے افعال سے، اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُرزور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا......وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالَم کا عالَم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء، امام الاصفیاء، ختم المرسلین، فخر النّبیین جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو............ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ''

سوال: ایمان لانے والوں کو دیکھ کر رسول کریم ﷺ انکو کس طرح سے خدا تعالیٰ کا قرب دلوانے کی کوشش کیا کرتے تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مومنوں کے لئے بھی آپؐ کتنے حریص رہتے ہیں اس کا اظہار بھی اس آیت میں ہے۔ ایمان لانے والوں کو دیکھ کر آپؐ کو بڑی خوشی ہوتی تھی اور ان کو مختلف طریقوں سے اللہ تعالیٰ کا پیار اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے آپ رہنمائی فرمایا کرتے تھے۔ ہر وقت یہ فکر تھی کہ میرے ماننے والے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی چادر میں لپٹے رہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے عرض کیا، آپ مجھے کوئی دعا سکھائیں جو میں نماز میں کیا کروں۔ آپؐ نے فرمایا تو کہہ اے اللہ! یقیناً مَیں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے۔ تُو اپنی جناب سے میری مغفرت فرما اور مجھے رحمت سے نواز۔ یقیناً تُو ہی غفور اور رحیم ہے۔

سوال: مومنوں کیلئے رحمت بننے کے لئے آپؐ کے حریص ہونے کی انتہا کے بارے میں حضور انور نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مومنوں کے لئے رحمت بننے کے لئے آپ کے حریص ہونے کی انتہا دیکھیں۔ ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! جس مومن کو مَیں نے سخت الفاظ کہے ہوں تو تُو اس بات کو قیامت کے دن اس شخص کے لئے اپنے قریب ہونے کا ایک ذریعہ بنا دے۔

سوال: تعلیم قرآنی ہمیں کیا سبق دیتی ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’تعلیم قرآنی ہمیں یہی سبق دیتی ہے کہ نیکوں اور ابرار اخیار سے محبت کرو اور فاسقوں اور کافروں پر شفقت کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ یعنی اے کافرو! یہ نبی ایسا مشفق ہے جو تمہارے رنج کو دیکھ نہیں سکتا اور نہایت درجہ خواہشمند ہے کہ تم ان بلاؤں سے نجات پاؤ‘‘۔

سوال: اگر اپنی بقا چاہتے ہو تو کیا کرو؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اپنی بقا چاہتے ہو تو اس محسن انسانیت اور اللہ تعالیٰ کے پیارے نبیؐ کی ذات پر حملے بند کرو، اس سے تعلق پیدا کرو۔ اگر تعلق نہیں بھی رکھنا تو کم از کم شرافت کا تقاضا یہ ہے کہ خاموش رہو۔

سوال: حضور انور نے ان بڑبولوں کے بارے میں کیا فرمایا جو آنحضرتؐ کے بارے میں نازیبا الفاظ کہتے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مَیں ان بڑبولوں تک جو آنحضرتؐ کے بارے میں نازیبا الفاظ کہتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ پہنچانا چاہتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں: ’’مسلمان وہ قوم ہے جو اپنے نبی کریمؐ کی عزّت کے لئے جان دیتے ہیں اور وہ اس بے عزتی سے مرنا بہتر سمجھتے ہیں کہ ایسے شخصوں سے دلی صفائی کریں اور ان کے دوست بن جائیں جن کا کام دن رات یہ ہے کہ وہ ان کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے ہیں اور اپنے رسالوں اور کتابوں اور اشتہاروں میں نہایت توہین سے اس کا نام لیتے ہیں اور نہایت گندے الفاظ سے ان کو یاد کرتے ہیں۔ آپ یاد رکھیں کہ ایسے لوگ اپنی قوم کے بھی خیر خواہ نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ اُن کی راہ میں کانٹے بوتے ہیں۔ اور مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر ہم جنگل کے سانپوں اور بیابانوں کے درندوں سے صلح کر لیں تو یہ ممکن ہے مگر ہم ایسے لوگوں سے صلح نہیں کر سکتے جو خدا کے پاک نبیوں کی شان میں بدگوئی سے باز نہیں آتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ گالی اور بدزبانی میں ہی فتح ہے۔ مگر ہر ایک فتح آسمان سے آتی ہے۔‘‘

سوال: رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خدا سے کس انتہا کی محبت کی؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں: ’’اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی‘‘

سوال: فرشتے اس شخص کے لئے جو نماز والی جگہ پر رہتا ہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہو اس کے لئے کیا دعا کرتے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا فرشتے تم میں سے اس شخص کے لئے جو نماز والی اپنی اس جگہ پر رہتا ہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہو، بشرطیکہ وہ کوئی ناگوار بات نہ کرے، یہ دعا مانگتے ہیں کہ اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ اس پر رحم فرما۔

۞۞۞۞

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 29 اپریل 2025ء بروز منگل 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ تنویر اسلام صاحبہ

اہلیہ مکرم چودھری نذیر احمد دھنشہ صاحب مرحوم

(لیّہ۔ حال سکنتھورپ۔ یوکے)

25/اپریل 2025ء کو 92 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ ہمیشہ بچوں کو بھی خلافت کی اطاعت کی تلقین کرتی تھیں۔ آپ نے صدر لجنہ اماء اللہ محمد آباد تھرپارکر سندھ کے علاوہ ربوہ میں اپنے محلہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ گذشتہ دس سال سے سکنتھورپ میں رہائش پذیر تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم چودھری اشتیاق احمد صاحب

ابن مکرم چودھری عنایت اللہ صاحب

(حلقہ شاہ رکن عالم کالونی ملتان شہر)

29/مارچ 2025ء کو 91 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے دادا حضرت مولوی عبدالکریم صاحب انبالوی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ آئی جنہوں نے 1903ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ مرحوم نے ابتدائی تعلیم سمندری ہائی سکول سے حاصل کی اور 1954ء میں محکمہ جیل خانہ جات میں ملازمت کا آغاز کیا۔ 1986ء میں اسسٹنٹ سپر نٹنڈنٹ کے عہدے پر ترقی ہوئی اور یہ ذمہ داری در حقیقت اسیران راہِ مولا کی خدمت کے لیے خدائی تقدیر ثابت ہوئی۔ ملتان اور خاص طور پر ساہیوال کے اسیران کی بے لوث خدمت کی توفیق پائی۔ اسیران کے لیے کھانے بھجوانا، آرام کا خیال رکھنا، حتیٰ کہ ان کی تعلیمی معاونت کا بھی خیال رکھتے تھے۔ اسیران کی خدمت پر آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی طرف سے خوشنودی کے خطوط بھی موصول ہوتے رہے۔ 1992ء میں 34 سالہ سروس کے بعد ریٹائرمنٹ لی، اور شاہ رکن عالم کالونی ملتان شہر میں نائب صدر و سیکرٹری مال کے طور پر ایک لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ تہجد گزار، دعا گو اور تقویٰ شعار شخصیت کے حامل تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ جبکہ آپ کی ایک بیٹی آپ کی وفات سے کچھ روز قبل وفات پا گئی تھیں اور ان کا جنازہ بھی آج کے جنازوں میں شامل ہے۔ مرحوم کے ایک بیٹے مکرم محمد احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید ضلع و شہر ملتان کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ کے چھوٹے بھائی مکرم چودھری ظہور احمد صاحب لمبا عرصہ امیر جماعت جھنگ رہ چکے ہیں اور آجکل یوکے میں مقیم ہیں۔

(2) مکرمہ عزیزہ بشریٰ صاحبہ

اہلیہ سیف اللہ خالد صاحب (ملتان)

11/مارچ 2025ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ وفات سے قبل آپ ایک مقامی سکول میں بطور پرنسپل کے کام کر رہی تھیں۔ آپ کے نانا مکرم عبداللہ ایرانی صاحب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے کلاس فیلو اور دوستوں میں سے تھے۔ پارٹیشن کے بعد آپ کی والدہ کی تربیت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر حضرت ام وسیم نے کی جوان کی بیٹی میں بھی بہت نمایاں نظر آتی تھی۔ مرحومہ نے اپنے والدین کے ساتھ مل کر اسیران ساہیوال کی بہت خدمت کی توفیق پائی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، دعا گو، نیک اور خلافت کی عاشق خاتون تھیں۔ بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کرنے والی تھیں۔ آپ جاب کے ساتھ ساتھ تمام عمر لجنہ کی مختلف ذمہ داریاں بھی بڑی خوش اسلوبی سے ادا کرتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم طلال بن سیف صاحب قائد علاقہ ملتان ہیں اور دوسرے بیٹے بلال بن سیف صاحب یوکے میں مقیم ہیں۔ آپ مکرم عامر احمد طارق صاحب (واقف زندگی ربوہ) کی خوش دامن تھیں۔

(3) مکرمہ امۃ الوحید خورشید صاحبہ

اہلیہ مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب (ربوہ)

18/مارچ 2025ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مرزا برکت علی صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی تھیں۔ آپ کی شادی 1978ء میں مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب (واقف زندگی) سے ہوئی اور شادی کے بعد نائیجیریا چلی گئیں۔ جہاں تقریباً گیارہ سال تک خدمت دین میں مصروف رہیں۔ لوکل خواتین سے محبت اور مقامی زبان سے واقفیت کی بنا پر بہت مقبول ہوئیں۔ آپ نے بچوں کو قرآن اور نماز سکھائی اور آپ کی تبلیغ کے ذریعہ ایک فیملی احمدیت میں شامل ہوئی۔ پاکستان واپسی پر آپ نے قادیان کا سفر کیا اور لگاتار کئی سال ڈیوٹی دیتی رہیں۔ لاہور میں بطور سیکرٹری ناصرات خدمت کی اور 2000ء میں صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ نے آپ کو سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید مقرر کیا۔ یہ خدمت آپ نے 2018ء تک بخوبی انجام دی۔ لجنہ اماء اللہ ربوہ میں اصلاحی کمیٹی کی رکن بھی رہیں۔ مسجد اقصیٰ میں سکیورٹی کی نگران بھی تھیں اور مختلف تربیتی سرگرمیوں میں فعال کردار ادا کرتی رہیں۔ آپ بچوں سے بے پناہ محبت کرتی تھیں اور ایک بچی کو گود لے کر اس کی تعلیم و تربیت اور شادی کا بھی انتظام کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بہنیں اور دو بھائی شامل ہیں۔

(4) مکرم مسعود احمد طاہر صاحب

ابن مکرم محمد شفیع صاحب

(چک نمبر 96 گ ب صریح، تحصیل جڑانوالہ، ضلع فیصل آباد)

18/دسمبر 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔

کام جو کرتے ہیں تیری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

JYOTI SAW MILL

SAWMILL

IDCO, Plot No.2, At-Ampore
P.O Kenduapada Dist - Bhadrak - 756112 (Odisha)
Mobile No. 9861330620 & 7008841940

طالب دعا: شیخ طاہر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا حضرت حکیم روشن دین صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ جنہوں نے 1903ء میں بیعت کی اور 1904ء میں دستی بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ کے خاندان نے ہجرت کر کے چک 96 گ ب میں قیام کیا اور علاقہ میں آپ کا گھر احمدیت کا مرکز بنا رہا۔ مرحوم نے ابتدائی تعلیم مقامی گاؤں سے حاصل کی اور بی ایڈ، ایم اے سیاسیات اور ایم ایڈ کی ڈگریاں فیصل آباد سے حاصل کیں۔ 1986ء میں بطور استاد ملازمت کا آغاز کیا اور اپریل 2023ء میں سینئر استاد کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔ دوران ملازمت نو ماہ تک قائمقام پرنسپل بھی رہے لیکن جماعتی مخالفت کے سبب مستقل پرنسپل بننے سے معذرت کی۔ مرحوم نے مقامی سطح پر سیکرٹری تعلیم، سیکرٹری مال، صدر جماعت، نائب صدر کے علاوہ زعیم اعلیٰ انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ 2023ء میں آپ کی قیادت میں مجلس انصار اللہ 96 گ ب نے پاکستان بھر میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ آپ تہجد گزار، صوم وصلوٰۃ کے پابند، مہمان نواز اور دعوت الی اللہ کے شیدائی تھے۔ خلافت سے بے پناہ محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ مالی قربانی میں نمایاں تھے۔ مقامی قبرستان کی چار دیواری کے لیے ایک لاکھ روپے کا عطیہ پیش کیا۔ غریبوں کا بہت خیال رکھتے۔ علمی، ادبی، اور سیاسی علم میں مہارت رکھتے تھے اور جماعتی پروگراموں میں مدلل تقاریر کیا کرتے تھے۔ آپ کو کئی بیعتیں کروانے کی بھی توفیق ملی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ، چار بیٹے، چار بھائی اور چار بہنیں شامل ہیں۔ آپ کی اہلیہ مقامی ناصر elementary سکول میں پرنسپل ہیں اور بیٹے مکرم اسامہ مسعود صاحب مربی سلسلہ کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔

(5) مکرم مصطفیٰ کامل جامع صاحب

(آف مصر۔ حال سویڈن)

14/اپریل 2025ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے 1975ء میں ایک خواب کی بنا پر بیعت کی جس میں انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کروائی گئی تھی۔ آپ خاندان میں اکیلے ہی احمدی تھے۔ سویڈن کے مشنری انچارج صاحب کا کہنا ہے کہ انہیں جب بھی ملنے جاتا تو ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام میں سے کچھ اچھوتی بات پیش کر کے ایسے محظوظ ہوتے تھے کہ اس کی لذت ان کے چہرے سے عیاں ہوتی تھی۔ خصوصاً تفسیر کے نئے نئے نکتے نکال کر سنایا کرتے تھے۔ بعض دفعہ کسی تحریر کو پڑھتے ہی فون کال کرتے اور آدھ پون گھنٹے تک اس پہ تبصرہ کر کے خوش ہوتے رہتے تھے۔ اپنے سفر قادیان اور ربوہ کا بھی تفصیل سے ذکر کیا کرتے تھے۔ جب بیت الدعا میں پہلی مرتبہ داخل ہونے لگے اور سامنے اس تحریر پر نظر پڑی وَمَنۡ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا تو بہت حیران اور جذباتی ہو گئے اور بتایا کہ یہ کمرہ اور یہ جگہ مجھے بالکل اسی طرح خواب میں پہلے سے دکھائی گئی ہے۔ آپ پیشہ کے اعتبار سے وکیل تھے۔ 1980ء میں وصیت کے نظام میں شمولت کی سعادت پائی اور چندوں کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھے۔ خلافت کے ساتھ ایک خاص اخلاص کا جذباتی تعلق رکھتے تھے۔ مہمان نوازی ان کا ایک خاص وصف تھا۔ جب بھی کوئی ان سے ملنے ان کے گھر جاتا تو بیماری کے باوجود بہت محبت سے تواضع کیا کرتے تھے۔ آپ کی اہلیہ اور بچوں نے گو کہ بیعت نہیں کی تاہم وہ احمدیوں کے ساتھ ہمیشہ بہت عزت کے ساتھ پیش آتے ہیں۔

(6) مکرم چودھری عزیز احمد صاحب

ابن مکرم غوث محمد صاحب

(الطاف پارک لاہور)

5/نومبر 2024ء کو 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے والد نے 1932ء میں خود تحقیق کر کے احمدیت قبول کی تھی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، خدمت کے جذبہ سے سرشار، چندہ جات میں باقاعدہ، مہمان نواز، ہمدرد، نیک اور مخلص انسان تھے۔ لوکل جماعت میں سیکرٹری زراعت کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ خلافت کے ساتھ خاص عقیدت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں دو بیٹے، 4 پوتے اور 2 پوتیاں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

✡✡✡✡

آپ صرف اس بات پر مطمئن نہ ہو جائیں کہ آپ نے حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر لیا ہے
بلکہ آپ کو بیعت کی تمام شرائط پر عمل کرنے کی مخلصانہ کوشش بھی کرنی چاہئے جس کا آپ نے وعدہ کیا ہے

سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ اپنے اندر اسلام کی خدمت کا جوش و جذبہ پیدا کریں
اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندہ اور ذاتی تعلق پیدا کریں جو کہ ہمارا خالق ہے
چنانچہ باقاعدگی کے ساتھ پنجوقتہ نماز ادا کریں، تضرع میں بڑھیں اور اپنے دلوں میں مستقل ذکر الٰہی کرتے رہیں

آپ خلافت احمدیہ کے الٰہی نظام کے ساتھ ہمیشہ وفادار رہیں اور خلیفۃ المسیح کے ساتھ ایک مضبوط تعلق قائم کرنے کی کوشش کریں
آپ کو ایم ٹی اے کثرت سے دیکھنا چاہئے اور اپنے اہل خصوصاً اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہیں

آپکو میرے خطبات جمعہ اور دیگر تقریبات اور مواقع پر بیان کی گئی میری باتوں کو باقاعدگی سے سننا چاہئے
یہ آپ کو خلافت کے ساتھ ایک مستقل تعلق قائم کرنے میں مدد دے گا اور آپ کا ایمان مزید بہتر کرے گا

جلسہ سالانہ کیمرون 2025ء کے موقعہ پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز پیغام کا اُردو مفہوم

پیارے احباب جماعت احمدیہ کیمرون

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے اس بات کی بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ اپنا گیارھواں جلسہ سالانہ مورخہ ۲۲ و ۲۳/فروری ۲۰۲۵ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو عظیم کامیابی سے نوازے اور سب شاملین غیر معمولی برکات حاصل کرنے والے ہوں۔

یہ جلسہ سالانہ جس کا انعقاد حضرت مسیح موعودؑ نے اللہ کی راہنمائی سے کیا تھا اس کا مقصد افراد جماعت کو متحد کرنا اور ان کے اسلام اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات کے متعلق فہم و ادراک میں بہتری لانا ہے۔ پس یہ جلسہ دنیاوی فوائد کے حصول یا کھیل تماشہ کے لیے نہیں بلکہ یہ روحانیت میں ترقی اور اخلاق کی بہتری کے لیے ہے۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل وتوفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے......‘‘

(اشتہار ۷/دسمبر ۱۸۹۲ء، مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۳۶۰، ایڈیشن ۲۰۱۹ء)

آپ صرف اس بات پر مطمئن نہ ہو جائیں کہ آپ نے حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر لیا ہے، بلکہ آپ کو بیعت کی تمام شرائط پر عمل کرنے کی مخلصانہ کوشش بھی کرنی چاہیے جس کا آپ نے وعدہ کیا ہے۔ ہر شرط بیعت اپنے اندر بے شمار حکمتیں رکھتی ہے۔ ایک احمدی مسلمان کو اپنا ایمان زندہ رکھنے کے لیے ہر ایک شرط بیعت پر غور کرتے رہنا چاہئے۔ یہ شرائط بیعت آپ کی زندگی کے ہر مرحلے میں راہنما ہونی چاہئیں۔ اگر آپ اپنے آپ کو ان کے مطابق ڈھالیں اور اپنے روزمرہ کے اعمال اور کاموں پر غور و فکر کریں اور جائزہ لیتے رہیں، تو آپ بہتر احمدی مسلمان بن سکتے ہیں اور اس کے ذریعہ دنیا میں ایک حقیقی روحانی انقلاب پیدا کرنے والے بن سکتے ہیں۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ اپنے اندر اسلام کی خدمت کا جوش و جذبہ پیدا کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندہ اور ذاتی تعلق پیدا کریں جو کہ ہمارا خالق ہے۔ چنانچہ باقاعدگی کے ساتھ پنجوقتہ نماز ادا کریں۔ تضرع میں بڑھیں اور اپنے دلوں میں مستقل ذکر الٰہی کرتے رہیں۔

یہ نہایت ضروری ہے کہ آپ خلافت احمدیہ کے الٰہی نظام کے ساتھ ہمیشہ وفادار رہیں اور خلیفۃ المسیح کے ساتھ ایک مضبوط تعلق قائم کرنے کی کوشش کریں۔ آپ کو ایم ٹی اے کثرت سے دیکھنا چاہیے اور اپنے اہل خصوصاً اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہیں۔ آپکو میرے خطبات جمعہ اور دیگر تقریبات اور مواقع پر بیان کی گئی میری باتوں کو باقاعدگی سے سننا چاہیے۔ یہ آپ کو خلافت کے ساتھ ایک مستقل تعلق قائم کرنے میں مدد دے گا اور آپ کا ایمان مزید بہتر کرے گا۔

میں آپ کو تبلیغ کے حوالہ سے آپ کی ذمہ داریاں بھی یاد دلانا چاہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے ذمے یہ کام لگایا ہے کہ ہم اسلام کی سچائی اور اس کا پُرامن پیغام دنیا کے ہر کونے تک پھیلائیں۔ پس لوگ اسے قبول کریں یا نہ کریں ہمیں اپنے عزم میں کبھی کمزوری نہیں دکھانی چاہیے تاکہ ہم اس بات کو یقینی بنا سکیں کہ اسلام کا حقیقی پیغام دنیا کے ہر ملک کے ہر ایک فرد تک پہنچے۔ یہ ایک بہت بڑا کام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے ذمہ لگایا ہے۔

آپ دانشمندانہ منصوبہ بندی کریں اور موثر تبلیغی پروگرامز ترتیب دیں اور کیمرون کے تمام لوگوں تک اسلام احمدیت کے پرامن پیغام کو پھیلانے کے لیے انتھک محنت کریں۔ اس کے نتیجہ میں آپ حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس عظیم مقصد کی تکمیل میں ہر طرح کی کامیابی عطا فرمائے۔

آخر پر میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ سالانہ کو بہت کامیاب فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی زندگیوں میں تقویٰ، لوگوں سے حسن سلوک، اچھے اعمال اور اسلام احمدیت اور انسانیت کی خدمت کی جانب جانے والی حقیقی تبدیلی لانے کی توفیق دے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل فرمائے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 8 مئی 2025)

✡✡✡✡

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)
ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر

KOLKATA BAZAR MOBILE SHOP
Prop. : Minzarul Hassan
Contact No. 6239691816, 8116091155
Delhi Bazar, Qadian - 143516
Dist. Gurdaspur, PUNJAB

MOBILE REPAIR SERVICES

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کار پرداز قادیان)

مسل نمبر 12438: میں نازیہ مبشرہ زوجہ مکرم غلام علیم الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن: سنتوش نگر، حیدرآباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جولائی 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار ایک عدد 30 گرام 22 کیریٹ۔ حق مہر -/50,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/9,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : غلام علیم الدین الامۃ : نازیہ مبشرہ گواہ : سہیل فہیم

مسل نمبر 12439: میں سیدہ شازیہ احمد زوجہ مکرم سجیل احمد غوری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن: سنتوش نگر حیدرآباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جولائی 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: دو عدد ہار، ایک عدد چین، ایک جوڑی کڑے، انگوٹھیاں، کان کی بالیں پانچ جوڑی (تمام زیورات 90 گرام 22 کیریٹ) زیور نقرئی: دو جوڑی پائل 50 گرام۔ حق مہر: -/81,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سجیل احمد غوری الامۃ : سیدہ شازیہ احمد گواہ : غلام طیب احمد

مسل نمبر 12440: میں بشیر الدین فیضان ولد مکرم نصیر الدین احمد زکی صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن: پرشانتی ہیلز میر پیٹ، حیدرآباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جولائی 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نصیر الدین احمد زکی العبد : بشیر الدین فیضان گواہ : شیخ چاند مجیب

مسل نمبر 12441: میں شمائل احمد ولد مکرم نور المبین صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن: سنتوش نگر، حیدرآباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جولائی 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سہیل فہیم العبد : شمائل احمد گواہ : شیخ چاند مجیب

مسل نمبر 12442: میں سلمان احمد مسرور ولد مکرم وسیم احمد ہندرگ صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن: سعید آباد حیدرآباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 جولائی 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/3,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ چاند مجیب العبد : سلمان احمد مسرور گواہ : غلام طیب احمد خان

مسل نمبر 12443: میں محمد سعد الرحمٰن ولد مکرم محمد عبد الرفیع صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن: حلقہ مہدی پٹنم حیدرآباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 جولائی 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد عبد الرفیع العبد : محمد سعد الرحمٰن گواہ : محمد صفی الرحمٰن

مسل نمبر 12444: میں ثمینہ عنبریں زوجہ مکرم محمود احمد راہل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن: سعید آباد حیدرآباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جولائی 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد گلے کا ہار، ایک جوڑی کان کی بالی، دو عدد انگوٹھیاں، 6 عدد چوڑیاں (تمام زیورات 100 گرام 22 کیریٹ) حق مہر -/2,51,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمود احمد راہل الامۃ : ثمینہ عنبریں گواہ : تنویر احمد

مسل نمبر 12445: میں فوقیہ نور زوجہ مکرم عبد الحنان محسن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن: فلک نما حیدرآباد، صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 جولائی 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ہار دو عدد، دو جوڑی کان کی بالیاں، تین عدد انگوٹھیاں، دو عدد کڑے، دو عدد چین، دو جوڑی بالیاں (تمام وزن 100 گرام 22 کیریٹ) حق مہر -/1,10,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/3,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبد الحنان محسن الامۃ : فوقیہ نور گواہ : عبد الوہاب یوسف

مسل نمبر 12446: میں تہمینہ نکہت زوجہ مکرم سہیل فہیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن: سنتوش نگر، سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جولائی 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: دو عدد گلے کا ہار، تین جوڑی کان کی بالیاں، تین عدد انگوٹھیاں (کل وزن 70 گرام 22 کیریٹ) حق مہر -/60,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سہیل فہیم الامۃ : تہمینہ نکہت گواہ : شیخ چاند مجیب

مسل نمبر 12447: میں صائمہ نورین زوجہ مکرم دانش احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن: سعید آباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جولائی 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: دو عدد گلے کا ہار، 4 عدد کڑے، تین عدد انگوٹھیاں، ایک جوڑی بالیاں (کل وزن 100 گرام 22 کیریٹ) حق مہر -/2,00,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : دانش احمد الامۃ : صائمہ نورین گواہ : تنویر احمد

M.F. STEELS & ALUMINIUM
Deals in All types of
Aluminium chennels, Section &
Steels, Pipes, Tubes, ACP, Sheet etc.
Sk. Muneer Ahmed
7008220172 9437147910
ahmedmuneersk@gmail.com
طالب دعا : شیخ منیر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان Weekly **BADAR** Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 74 Thursday 16 October - 2025 Issue. 42

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

علاقہ فتح کرنے کی غرض سے یا قوم کو زیرنگیں کرنے کی غرض سے آنحضرت ﷺ نے لشکر نہیں بھیجا بلکہ اسلام کا پیغام پہنچانے کیلئے اور مسلمانوں کو محفوظ کرنا مقصد تھا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10 ؍اکتوبر 2025 بمقام مسجد مبارک اسلام آباد یو کے

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ فتح مکہ کے بعد جب مدینہ واپس تشریف لے آئے تو آپ نے دعوت اسلام کے لئے مختلف علاقوں کی طرف لشکر روانہ کئے۔چنانچہ مہاجر بن ابی امیہ کو صنعاء جو یمن کا دارالحکومت ہے اس کی طرف اور زیاد بن لبید کو حضرموت کی طرف روانہ فرمایا اور ایک لشکر تیار کیا جس کا امیر قیس بن سعد کو مقرر فرمایا۔ آپؐ نے قیس بن سعد کو چار سو آدمیوں کے ساتھ روانہ فرمایا تا کہ وہ یمن کے قبیلہ صداع کو اسلام کی دعوت دیں۔حضرت قیس خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادۃ کے بیٹے تھے۔حضرت قیس بن سعد کا شمار جلیل القدر صحابہ میں ہوتا تھا۔فتح مکہ کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے جب حضرت سعد بن عبادہ سے جھنڈا واپس لیا تھا تو ان کے اسی بیٹے قیس کو دیا تھا۔یہ بہت صائب الرائے اور بہادر شہسوار سمجھے جاتے تھے۔جودوسخا میں بھی بہت مشہور تھے۔حضرت قیس قناع میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے کہ قبیلہ صداع کے ایک شخص جیاد بن حارث کا ادھر سے گزر ہوا۔یہ کچھ عرصہ پہلے مسلمان ہو چکا تھا۔جب اس کو علم ہوا کہ یہ لشکر ان کے قبیلے پر حملہ کرنے جا رہا ہے تو وہ وہاں سے سیدھا رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی کہ آپ نے جو لشکر بھیجا ہے وہ واپس بلا لیں میں اپنی قوم کی ضمانت دیتا ہوں اور اسکے قبول اسلام کا بھی وعدہ کرتا ہوں۔یعنی ایک ضمانت تو یہ کہ وہ مسلمانوں پر حملہ نہیں کریں گے نقصان نہیں پہنچائیں گے اور دوسرا اسلام بھی آہستہ آہستہ قبول کرلیں گے۔آپ نے اس کی بات قبول کرتے ہوئے لشکر کو واپس بلا لیا۔حضور انور نے فرمایا کہ اس بات سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ علاقہ فتح کرنے کی غرض سے یا قوم کو زیرنگیں کرنے کی غرض سے آپ نے لشکر نہیں بھیجا بلکہ اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے بھیجا تھا اور مسلمانوں کو محفوظ کرنا مقصد تھا۔

سریہ حضرت عُیَیْنَہ بِنْ حِصْنْ فَزَارِیْ بطرف بنی تمیم کا بھی ذکر ملتا ہے۔یہ سریہ محرم 9 ہجری میں بنو تمیم کی طرف حضرت عیینہ بن حصن کی قیادت میں ہوا۔اس کا پس منظر یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت بِشْرْ بِنْ سُفْیَانْ کو قبیلہ خزاعہ کی شاخ بنو کعب کی طرف صدقات یعنی اموال زکوۃ کی وصولی کے لئے بھجوایا۔چنانچہ حضرت بشر بن سفیان کے حکم پر بنو خزاعہ کا مال ہر طرف سے ان کے پاس جمع ہونے لگا۔بنو تمیم جو مسلمان نہیں تھے کہنے لگے وہ کیوں ناحق ہمارے اموال لے رہا ہے اور اپنی تلواریں نکال لیں۔بنوخزاعہ نے کہا کہ ہم نے دین اسلام قبول کر لیا ہے اور یہ ہمارے دین کا حکم ہے ہم دے رہے ہیں تمہیں کیا تکلیف ہے؟لیکن بنو تمیم نہ مانے۔جنگ وجدال کی کیفیت کو دیکھ کر حضرت بشر بن سفیان بغیر کسی قسم کی وصولی کے خود ہی وہاں سے واپس چلے آئے۔یہ بات بنوخزاعہ پر نہایت گراں گزری۔بنوخزاعہ نے بنو تمیم کو وہاں سے نکال دیا اور کہا کہ اگر تمہاری رشتہ داری نہ ہوتی تو تم اپنے شہروں تک نہ پہنچ پاتے۔

دوسری طرف حضرت بشر بن سفیان نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو حالات سے آگاہ کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا کون اس قوم کو سبق سکھائے گا؟سب سے پہلے حضرت عیینہ بن حصن نے لبیک کہا۔آنحضرت ﷺ نے حضرت عیینہ بن حصن کو پچاس عرب شہسواروں کے ہمراہ بنو تمیم کی طرف روانہ فرمایا جن میں مہاجرین اور انصار میں سے کوئی بھی نہیں تھا۔عیینہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ روانہ ہوئے۔وہ رات کو چلتے اور صبح کو چھپ جاتے حتی کہ وہ صحراء میں پہنچ گئے جہاں بنو تمیم فروکش تھے اور اپنے مویشی چرا رہے تھے۔جب بنو تمیم نے اس لشکر کو دیکھا تو وہ سب کچھ چھوڑ کر وہاں سے بھاگ گئے۔ان کے گیارہ مرد گیارہ عورتیں اور تیس بچے قید ہوئے جنہیں وہ مدینہ لے آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق حضرت رملہ بنت حارث کے گھر ٹھہرا دیا گیا۔ بعد میں بنو تمیم کے 80 یا 90 سرکردہ افراد پر مشتمل ایک وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔اس وفد میں اس قبیلے کے قادر الکلام شعراء اور خطیب بھی شامل تھے بعض۔وفد کے امیر نے کہا کہ ہم اشعار اور خطاب میں آپؐ سے مقابلہ چاہتے ہیں۔یعنی ہم سے مقابلہ کر لیں کہ کس قوم کا خطیب اور شاعر بلند پائے کا ہے۔آپؐ نے فرمایا کہ شعروبیان میں مفاخرت میری بعثت کا مقصد نہیں ہے تاہم تمہاری آمد کی یہی غرض ہے تو اپنے فن کا مظاہرہ کرو۔وفد والوں نے اپنے خطیب عُطَارِدْ بِنْ حَاجِبْ کو آگے کیا اور اُس نے تقریر کی۔رسول اللہ ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس بن شِماس کو جواب دینے کیلئے کہا۔انہوں نے اس کے جواب میں زبردست تقریر کی جو اُس کی تقریر پر غالب آ گئی۔اس کے بعد وفد کے شاعر ذِبْرِقَانْ بِنْ بَدْرْ نے اپنے اشعار پیش کئے۔آنحضرت ﷺ نے حسان سے فرمایا کہ وہ اس کے مقابل پر اپنا کلام سنائیں۔حضرت حسان نے اس کا برجستہ جواب دیا۔جب حضرت حسان فارغ ہوئے تو وفد کے لوگ آپس میں اکٹھے بیٹھے تو اَقْرَعْ بن حَابِس جو اس وفد کے ساتھ آئے تھے انہوں نے اپنے ساتھیوں کے سامنے بے ساختہ تبصرہ کیا کہ ان کا خطیب ہمارے خطیب سے بڑھ کر ہے اور ان کا شاعر ہمارے شاعر سے کہیں زیادہ بلند پائے کا ہے۔اس کے بعد ان لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔آنحضرت ﷺ نے بنو تمیم کے اسلام قبول کر لینے کے بعد ان کے قیدی واپس لوٹا دیئے اور سب کو انعام و اکرام سے بھی نوازا۔ایک روایت کے مطابق وفد میں شامل ہر ایک شخص کو پانچ پانچ سو درہم عطا فرمائے۔

پھر سریہ حضرت علقمہ بن مُجَزِّزْ بطرف جدّہ کا ذکر ہے۔اس مہم کا ایک واقعہ قابل ذکر ہے۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں بھی اس لشکر میں تھا۔جب لشکر مہم سے فارغ ہو گیا تو ایک گروہ نے جلد واپس جانے کے لئے اپنے امیر سے اجازت چاہی تو انہوں نے اجازت دی اور اُن پر عبداللہ بن حذافہ سہمی کو امیر مقرر کیا۔اِن کی طبیعت میں مزاح تھا۔یہ لوگ راستے میں اترے۔ان لوگوں نے آگ جلائی تا کہ وہ آگ تاپیں۔سنن ابن ماجہ میں آیا ہے کہ عبداللہ سہمی نے کہا کہ کیا میرا تم پر حق نہیں کہ تم سنو اور اطاعت کرو۔انہوں نے کہا کیوں نہیں۔اس نے کہا کہ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم اس آگ میں کود جاؤ۔کچھ لوگ کھڑے ہو گئے اور کودنے کے لئے تیار ہو گئے۔جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ تو کودنے لگے ہیں تو اس نے کہا اپنے آپ کو روک لو کیونکہ میں تو تم سے صرف مذاق کر رہا تھا۔جب واپس آئے تو لوگوں نے اس بات کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو امیر تمہیں اللہ کی نافرمانی کا حکم دے تو اس کی اطاعت نہ کرو۔ایک روایت میں یہ ہے کہ آپ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا اگر وہ اس میں داخل ہوتے تو قیامت تک اس میں سے نہ نکلتے۔

پھر سریہ حضرت علی بطرف فُلُسْ بنو طے کا ذکر بھی آتا ہے۔ربیع الثانی 9 ہجری میں ہوا۔فلس نجد کے علاقے کا ایک بت تھا اور قبیلہ طے اس کی عبادت کرتا تھا۔رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو ڈیڑھ سو انصار کے ہمراہ بنو طے کے بت فلس کو گرانے کے لئے روانہ فرمایا۔اس لشکر کی ایک خصوصیت تھی کہ سوائے حضرت علی کے باقی سب لوگ انصار تھے۔مہاجرین میں سے کوئی نہیں تھا۔حضرت علی صبح کے وقت حملہ آور ہوئے اور ان کے بت فلس کو منہدم کر دیا۔مشہور سخی حاتم طائی کا یہ قبیلہ تھا اور قیدیوں میں حاتم طائی کی بیٹی سَفانہ بھی شامل تھی۔حاتم طائی کی بیٹی سفانہ کو تمام قیدیوں کے ساتھ مسجد نبوی کے دروازے کے ساتھ ایک خیمے میں رکھا گیا۔ سفانہ نے جب بار بار آنحضرت ﷺ کی خدمت میں معافی کی درخواست پیش کی تو تیسرے دن آنحضرت ﷺ نے اُس سے فرمایا مَیں نے تیری درخواست قبول کر لی ہے تُو اب آزاد ہے لیکن یہاں سے جانے میں جلد بازی سے کام نہ لینا جب کوئی قابل اعتبار شخص میسر ہوا تو تمہیں اس کے ساتھ تمہارے بھائی کے پاس شام روانہ کر دیا جائے گا۔اور بعد میں کچھ معتبر لوگوں کے ساتھ اُسے شام بھیج دیا۔

حضور انور نے فرمایا : اب غزوہ تبوک کے بارے میں بعض ابتدائی باتیں پیش کر دیتا ہوں۔ رجب 9 ہجری ستمبر 630 عیسوی میں یہ ہوا۔یہ آنحضرت ﷺ کی حیات مبارکہ کا آخری غزوہ تھا۔تبوک مدینہ سے قریبا 685 کلومیٹر کے فاصلہ پر تھا۔تبوک نام کے چشمہ پر ٹھہرنے کی وجہ سے اس غزوہ کو غزوہ تبوک کہا جاتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے تبوک کے قریب پہنچ کر شرکائے قافلہ سے فرمایا۔قرآن کریم میں غزوہ تبوک کا ذکر سَاعَةُ الْعُسْرِ یعنی تکلیف کی گھڑی کے نام سے کیا گیا ہے۔چونکہ مسلمانوں کو اس میں بہت دشواری اور تنگی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔مثلاً شدید گرمی، دُور کا سفر سواریوں کی کمی، پانی کی قلت، اخراجات کی کمی۔ان سب تکالیف کی وجہ سے اس کو جَیْشُ الْعُسْرِی بھی کہا جاتا ہے یعنی تنگی اور تکلیف والا لشکر۔غزوہ تبوک کے اسباب اور عوامل یہ تھے کہ مسلمانوں کو رومیوں کے حمایت یافتہ بنوغسان کے حملے کا ہر وقت خطرہ رہتا تھا اور ایسی اطلاعات بھی تھیں کہ یہ دونوں یعنی رومی اور غسانی جنگ کی تیاری کر رہے ہیں۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: آج مسجد مہدی گولبازار ربوہ میں دہشت گردوں نے حملہ کیا ہے۔ہمارے پانچ چھ لوگ زخمی ہیں۔دو بہت زیادہ زخمی ہیں آپریشن وغیرہ بھی ہو رہا تھا ان کا۔اللہ کرے کہ انکی حالت بہتر ہو گئی ہو۔باقی زخمیوں پر بھی اللہ فضل فرمائے۔ایک دہشت گرد کو سکیورٹی والوں نے مار دیا ہے،ایک دوڑ گیا ہے۔اللہ تعالیٰ ان دہشت گردوں اور قانون توڑنے والوں اور جماعت کے مخالفین کو جلد پکڑے۔جلد اللہ تعالیٰ جماعت کے حق میں نشان ظاہر فرمائے۔ ......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad